Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۲ | مورخہ ۲۴ محرم ۱۳۵۴ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۸ اپریل ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۵۱

سر مرزا ظفر علی آج سے تھوڑا ہی عرصہ قبل احمدیوں کو مسلمان سمجھتے تھے

جماعت احمدیہ کے متعلق سر موصوف کا تازہ اعلان ان کی دستخطی چٹھیوں کے خلاف ہے

سر مرزا ظفر علی صاحب سابق جج ہائی کورٹ لاہور نے حال میں بعض اخبارات میں ایک مضمون شائع کرایا ہے۔ جس میں ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب کے اس بر محل انتباہ کے جواب میں کہ "اگر مسلمانان پنجاب آپس میں اتفاق کرنے کے قابل نہ ہوئے۔ اور جماعتی۔ یا ذاتی رقابتوں سے متاثر ہوتے رہے۔ تو صوبہ کی حکومت کے نظم و نسق میں اہم اور موزون حصہ عمل کے زبردست مواقع سے محروم ہوجائیں گے" یہ لکھا ہے۔ کہ "مسلمانوں میں موجودہ نااتفاقی اور رنجش خود حکومت کے بعض افعال کا براہ راست نتیجہ ہے" وہاں یہ بھی ارشاد فرمایا ہے۔ کہ "مرزائی مسلمان نہیں ہیں۔ حکومت نے یہ فرض کر لیا ہے۔ کہ مرزائی مسلمانوں کا ایک فرقہ ہیں۔ مگر حکومت کا یہ قیاس غلط ہے" اور اس بنا پر مطالبہ کیا ہے۔ کہ "اگر حکومت مسلمانوں کے زائل شدہ اعتماد کو دوبارہ حاصل کرنا چاہتی ہو۔ تو مرزائیوں کو جداگانہ جماعت قرار دینا چاہیئے"۔

لیکن ابھی سر مرزا ظفر علی تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ پنجاب کونسل کی ممبری حاصل کرنے کے موقعہ پر احمدیوں کو مسلمان سمجھتے اور بحیثیت ان کے مسلمان ہونے کے ان سے امداد کی درخواست کر چکے ہیں۔ اس کے متعلق ان کی دستخطی چٹھیاں موجود ہیں۔ اگر انہوں نے انکار کیا۔ تو وہ چٹھیاں شائع کر دی جائیں گی ؛

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خطبۂ جمعہ مورخہ ۲۶ ر اپریل میں جہاں احراریوں کی مسلمانوں کو نقصان پہونچانے والی دوسری حرکات کا ذکر کیا۔ وہاں سر مرزا ظفر علی صاحب کے موجودہ اعلان کے مقابلہ میں ان کی سابقہ چٹھیوں کا مضمون بیان کر کے واضح فرمایا۔ کہ ہماری مخالفت میں ان لوگوں نے دیانت داری کو کس طرح بالائے طاق رکھ دیا ہے۔ یہ مفصل خطبہ انشاء اللہ جلد سے جلد اخبار میں شائع کیا جائے گا۔ ایجنٹ صاحبان اور دوسرے اصحاب اس کی اشاعت کے لئے خاص کوشش فرمائیں۔ اور یہ اعلان پڑھتے ہی مطلع فرمائیں۔ کہ انہیں کس قدر کاپیاں اس پرچہ کی بھیجی جائیں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سر ظفر علی کی عقل و فہم پر اخبار "سول" کا ماتم

ایک سابق جج ہائی کورٹ کے ہاتھوں ہائیکورٹوں کے فیصلوں کی توہین

چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کے انتخاب کو تمام اقوام کے نمائندوں نے انتہائی تحسین کی نظر سے دیکھا

سر مرزا ظفر علی صاحب کا جو مکتوب اخبار سول اینڈ اینڈ ملٹری گزٹ اور ایسٹرن ٹائمز وغیرہ میں شائع ہوا ہے۔ اس کے متعلق رائے زنی کرتے ہوئے اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ ۱۶ اپریل ۱۹۳۵ء لکھتا ہے ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب نے مسلمانوں کو نا اتفاقی کے خطرات سے متنبہ کرنے کے لئے جو کچھ کہا۔ اس کی سر ظفر علی نے اپنے ایک مکتوب میں جو ہمارے کالموں میں شائع ہو چکا ہے۔ ایسی تشریح کی ہے جسے ہم سوائے بدبختی کے اور کچھ نہیں کہہ سکتے۔ اس سوال پر بحث کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔ کہ ہز ایکسی لنسی کا انتباہ برمحل اور ضروری تھا۔ کچھ عرصہ سے ایک متفقہ پالیسی کا فقدان اور صائب الرائے لیڈر سے محرومی مسلمانوں کے صوبجاتی نیز آل انڈیا پالٹکس کا ایک نمایاں پہلو چلا آرہا ہے اور ان مخالفانہ جذبات میں اس رویہ سے اور بھی شدت پیدا ہو گئی ہے۔ جو مسٹر جناح نے اسمبلی میں انڈیپنڈنٹ پارٹی کے لیڈر کی حیثیت سے اختیار کیا۔ اور جس کی طرف ہم کل اشارہ کر چکے ہیں۔ مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق کی شدید ضرورت تسلیم کرنے کے باوجود سر ظفر علی نے جماعت احمدیہ کے خلاف شورش کی تحریک کو حکومت پر یہ الزام لگاتے ہوئے کہ وہ احمدیوں کی ان کے مخالفوں کے مقابلہ میں حمایت کرتی ہے۔ تقویت دے کر مسلمانوں کے باہمی نفاق کی خلیج کو وسیع کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہم اس موضوع پر بحث کا دروازہ نہیں کھول سکتے۔ اور یہ صرف سر ظفر علی کی پوزیشن کا تقاضا تھا۔ کہ ان کا مکتوب شائع کر دیا گیا۔ تاہم اس امر پر ہم ضرور حیران ہیں۔ کہ ہائی کورٹ کا ایک سابق جج ان تمام ہائی کورٹوں کے فیصلوں کو جن میں وہ قرار دے چکی ہیں۔ کہ احمدیوں کو مسلمان سمجھا جائے کس طرح نظر انداز کر رہا ہے۔

بہر حال اگر ان کی اس خواہش میں کہ مسلمانوں کے لئے مخصوص ذمہ دار اسامیوں پر کسی احمدی کو تعینات نہ کیا جائے۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا تقرر بھی شامل ہے۔ اور ان کی خواہش ہے۔ کہ ان سے یہ اسامی لے لی جائے۔ تو یہ نہایت ہی افسوسناک امر ہوگا۔ کیونکہ چوہدری صاحب کے انتخاب پر تمام قوموں کے نمائندوں نے انتہائی تحسین کا اظہار کیا ہے۔ جیسا کہ ان پر جوش تقریروں سے ظاہر ہے۔ جو چوہدری صاحب کے اعزاز میں دیے جانے والے ڈنر میں کی گئیں۔

مستقل خریداروں کو اطلاع

جہاں ایجنٹوں کے ذریعہ اخبار جاتا ہے۔ وہاں مستقل خریداروں کو بھی اسی دن اخبار پہنچنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ مستقل خریدار مطلع رہیں۔ (منیجر)

دیہاتی زمینداران پنجاب کی آواز

چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے خلاف پراپیگنڈا سے نفرت کا اظہار

ماقبل اور خصوصاً کارروائی جلسہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے حالات متعلق چوہدری ظفر اللہ خان صاحب دیکھ کر دل شکستہ اور پاش پاش ہو گیا۔ حالانکہ چوہدری صاحب موصوف نے کوئی شاہی خزانہ لوٹ کر قادیان نہیں بھیج دیا۔ کہ جس سے دوسرے مسلمان محروم رہ گئے ہیں۔ ہم اس مالک حقیقی کی ذرہ نوازی کے فضل کے بے حد ممنون ہیں۔ جنہوں نے دیہاتی زمینداروں کی جماعت کے لکھوکھہا نفوس میں سے ظفر اللہ خاں جیسے سپوت شریف۔ دیانت دار۔ نیک چلن انسان کو ایسی اہمیت بخشی۔ کہ اس نے ایک شاندار رتبہ حاصل کیا۔ ہم خوب سمجھتے ہیں۔ کہ یہ تمام کارروائی چند ایک خود غرض عاقبت نا اندیش دیہاتی زمینداروں کے دوست نما دشمن اور چند ایک شہری اصحاب کے غلط پروپیگنڈا اور گہری سازش کا نتیجہ ہے۔ جنہوں نے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی مخالفت کو اپنا کاروبار بنا رکھا ہے۔ ان لوگوں کی تمام حرکات سے ہم ذاتی طور پر خوب واقف ہیں۔ اگرچہ ہم لمبی بحث میں جانا نہیں چاہتے۔ مگر اس سٹیج پر یہ عرض کر دینا ضروری ہے۔ کہ قادیان سے ہمارا کوئی مذہبی تعلق نہیں ہے۔ لیکن اپنے قومی جذبات اور مفاد کو ایک معمولی عقیدہ کے اختلاف سے نظر انداز نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی اصلی رشتہ مالک حقیقی کی معبودیت اور رسول کے برحق ہونے کا منقطع ہو سکتا ہے۔ قادیان کے عقیدہ کی ذمہ واری چوہدری صاحب کی ذات پر ہے۔ نہ کہ ان لوگوں پر جو ان کی اہلیت اور اقتدار کو خود غرضی و حسد کی وجہ سے دیکھنا پسند نہیں کرتے۔

اندریں حالات غیر قادیانی دیہاتی زمیندار اس پروپیگنڈا کو جو چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کے خلاف جاری ہے۔ نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے علی الاعلان بذریعہ اخبار اپنے جذبات حق کا اظہار کرتے ہیں۔

خاکسار۔ فیض علی خان ذیلدار۔ جاگیردار ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ کالی صوبہ خان و آنریری مجسٹریٹ گوجرانوالہ

کیا ڈپٹی کمشنر نے درخواست ضمانت دینے کا حکم دیا

۲۷ اپریل کے اخبار احسان نے سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے مقدمہ کے فیصلہ کی جو روداد شائع کی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ "مجسٹریٹ نے آپ کو چھ ماہ قید کی سزا دی اور بی کلاس کی سفارش کی۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے حسب ہدایت سشن جج گورداسپور آپ کی درخواست ضمانت کو پیش کیے جانے کا حکم دیا۔ جس کی سماعت کے بعد آپکو چھ ہزار روپیہ کی ضمانت اور مچلکہ پر تا سماعت اپیل رہا کر دیا گیا۔" چند ہی دن ہوئے جب کچھ احراری لیڈر قادیان میں آئے۔ تو افواہ سنی گئی تھی۔ کہ انہوں نے کہا ہے۔ اگر سزا ہوئی تو فوری طور پر ضمانت منظور کرانے کا انتظام ہو گیا ہے۔ اب اس سے بھی زیادہ واضح الفاظ میں احسان [illegible]

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۶ اپریل ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:

نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
۱	رمضان صاحب بٹ	ضلع سرینگر	۶	راج بی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۲	چوہدری محمد عبد العزیز صاحب	ضلع ہوشیارپور	۷	سید ابراہیم صاحب	حیدرآباد دکن
۳	فاطمہ صاحبہ	علاقہ مالابار	۸	نور بی صاحبہ	"
۴	سی۔ ایچ علی کنجی صاحب	"	۹	عبد الرحمن صاحب	"
۵	کے بی محی الدین صاحب	"	۱۰	سید کریم الدین صاحب	"

357

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب نے پنجاب کے مسلمانوں کے مختلف فرقوں کی باہمی آویزش اور لڑائی جھگڑوں کے برے نتائج کے متعلق انہیں حال میں جو نہایت برمحل انتباہ کیا۔ اس کا ان لوگوں پر جو مسلمانوں کو آپس میں الجھا کر تباہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ اثر ہوا ہے کہ بالفاظ احراری اخبار "زمیندار" اور "احسان" "سر ہربرٹ ایمرسن گورنر پنجاب کو مزائن ظفر علی کا ہنگامہ خیز انتباہ" شائع ہوا ہے۔ اس میں یہ تو تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں میں بہت بڑی نااتفاقی اور رنجش پائی جاتی ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ موجودہ کشیدگی ایک تباہ کن صورت اختیار کر لے گی۔ لیکن اس کشیدگی کی ذمہ واری حکومت پر ڈالی گئی ہے۔ اور مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اپنی حکمت عملی بدل دے ؛

حکومت کو مسلمانوں کی باہمی آویزش۔ اور منافرت کا ذمہ وار قرار دیتے ہوئے سر مرزا ظفر علی صاحب نے تو اس سے زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ کہ جن واقعات سے یہ خیال پیدا ہو چکا ہے۔ وہ عالم آشکار ہو چکے ہیں البتہ مولوی ظفر علی صاحب نے اس بیان کی جو تشریح شائع کی ہے۔ وہ یہ ہے ؛

"حکومت انگریزی نے میرزائے قادیان کو نہ صرف خود ایک مستقل نبی تسلیم کر لیا ہے۔ بلکہ وہ مسلمانوں سے بھی یہ توقع رکھتی ہے۔ کہ اس نبی کا ادب اسی طرح کیا جائے۔ جس طرح محمد مصطفےٰ باپا کا ہو وا ہماتا۔ یا دوسرے انبیاء عظام اور بڑے بڑے مذاہب عالم کے پیشوایان کرام کا کیا جاتا ہے۔ اور اگر وہ ایسا کرنے سے انکار کریں۔ اور متنبی قادیان کے افعال و اعمال پر نکتہ چینی کرنے پر مجبور ہوں۔ تو پھر تعزیرات ہند کی تمام ان دفعات کا خمیازہ کھینچنے کے لئے تیار رہیں۔ جن کی گنجائش اس قہرمانی ضابطہ میں بانیان مذاہب کو بے حرمتی سے بچانے کے لئے رکھی گئی ہے"؛

قطع نظر اس سے کہ یہ تشریح اپنے اندر ذرہ بھر بھی معقولیت نہیں رکھتی۔ اور اس کی غرض سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ حکومت پر اس قسم کے الزامات لگا کر اس کی موجودہ پالیسی کو جماعت احمدیہ کے لئے اور زیادہ تکلیف دہ اور نقصان رساں بنا دیا جائے۔ ہم سمجھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے خلاف جس قدر شور و شر برپا ہے اور اسی طرح مسلمان جس باہمی آویزش میں مبتلا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ محرم ۱۳۵۴ھ

جماعت احمدیہ کے متعلق حکومت کا موجودہ رویہ

ہو چکے ہیں۔ اور جس کے نہایت خطرناک نتائج پیدا ہونے کا خطرہ روز بروز بڑھتا جا رہا ہے اس کی ذمہ واری یقیناً حکومت کے ان افسروں پر عائد ہوتی ہے۔ جو کسی نہ کسی وجہ سے جماعت احمدیہ کو نقصان پہونچانے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں اور جن کے سہارے پر یہ سارا ہنگامہ برپا ہے ؛

اس کا بالکل واضح اور کھلا ثبوت یہ ہے کہ جب سے جماعت احمدیہ کے خلاف احراریوں نے فتنہ آرائی شروع کی ہے۔ جب سے احمدیوں کو جانی اور مالی نقصان پہونچا رہے ہیں۔ ان کی عزت و آبرو برباد کر رہے ہیں۔ ان کے مذہبی پیشواؤں کی انتہائی تحقیر و تذلیل کر کے ان کے نہایت نازک مذہبی جذبات کو پامال کر رہے ہیں۔ حکومت کان میں تیل ڈالے پڑی ہے۔ اول تو احمدیوں کے متعلق صریح طور پر قانون شکنی اور ستم آرائی ہوتے ہوئے کسی کارروائی کی ضرورت ہی نہیں سمجھی جاتی۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا جس وقت کوئی شخص احمدی کہلاتا ہے۔ اور گورنمنٹ کی اطاعت۔ اور اس کی خیر خواہی کرنا اپنے مذہبی فرائض میں داخل سمجھتا ہے۔ اسی وقت ان حقوق سے محروم ہو جاتا ہے جو گورنمنٹ انگریزی کی رعایا کے ہر فرد کو حاصل ہیں۔ اور حکومت قطعاً اس بات کی ذمہ دار نہیں رہتی۔ کہ اس کے ملکی اور مذہبی حقوق کی حفاظت کرے۔ اور اسے ظلم و ستم سے بچانے کے لئے کوئی کارروائی عمل میں لائے۔ لیکن اگر جماعت احمدیہ کے چیخنے چلانے۔ اور رونے دھونے پر حکومت کچھ کرتی بھی ہے۔ تو اس رنگ میں کہ احمدیوں کے زخموں کا نہ صرف اندمال نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ اور زیادہ تکلیف دہ ہو جاتے ہیں ؛

حکومت نے عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے خلاف ان کی ایک نہایت ہی اشتعال انگیز اور دل آزار تقریر کی بنا پر مقدمہ چلایا۔ لیکن اس کے بعد احراری جگہ بجگہ نہ صرف انہی الفاظ کو دہرا رہے۔ اور حکومت کو چیلنج دے رہے ہیں کہ ان پر بھی مقدمہ چلائے۔ بلکہ بخاری صاحب کی تقریر سے بھی زیادہ گندی اور اشتعال انگیز تقاریر کر رہے ہیں۔ لیکن حکومت خاموش بیٹھی ہے۔ اور باوجود بار بار توجہ دلانے کے ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ اس پر سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے بخاری صاحب پر مقدمہ چلا کر جماعت احمدیہ کے خلاف بدزبانیوں کا دروازہ کھول دیا ہے۔ اور احمدیوں کے لئے پہلے سے بھی بہت زیادہ خطرناک حالات پیدا کر دیئے ہیں ؛

اسی طرح احراریوں کی طرف سے جماعت احمدیہ کے خلاف جو نہایت گندہ اور اشتعال انگیز لٹریچر شائع ہو رہا ہے۔ جب وہ بڑی کثرت سے ملک کے طول و عرض میں پھیلا دیا جاتا ہے۔ تو حکومت اس قسم کے کسی ٹریکٹ کی ضبطی کا اعلان کر دیتی ہے۔ وہ نہ تو اس بات کی ضرورت سمجھتی ہے۔ کہ اس لٹریچر نے جسے وہ خود بھی خلاف قانون قرار دے کر ضبط کرنے کا اعلان کر رہی ہے۔ جو زہر پھیلایا ہے۔ بجائے اس کے لئے اس کو دور کرنے کا انتظام کرے۔ اور نہ اس قسم کی شرارت کے اعادہ کو روکنے کا کوئی انتظام کرتی ہے۔ نتیجہ یہ ہو رہا ہے۔ کہ جب کسی ایک ٹریکٹ کی ضبطی کا اعلان کرتی ہے۔ تو دوسرا نکل آتا ہے۔ اور یہ سلسلہ برابر جاری ہے ؛

پھر جگہ بجگہ احمدیوں پر جو مظالم توڑے جا رہے۔ اور انہیں جانی و مالی نقصان پہونچائے جا رہے ہیں۔ ان میں بھی روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ حکومت قادیان میں اپنی بہت بڑی طاقت جمع کر دینے کی وجہ تو یہ قرار دے لیتی ہے۔ کہ یہاں احراریوں کی قلت ہے۔ اور ان کی حفاظت ضروری ہے لیکن پنجاب بھر کے ان تمام مقامات میں سے جہاں احمدیوں پر نہایت دردناک مظالم کئے جا رہے ہیں۔ کوئی ایک مقام بھی ایسا نہیں۔ جہاں احمدیوں کی حفاظت کے لئے اس وقت تک ایک کنسٹبل بھی مقرر کیا گیا ہو۔ جس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے۔ کہ جہاں بیرونجات میں احمدی اپنی قلت کی وجہ سے احراریوں کے مظالم کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ اور بے حد تکالیف اٹھا رہے ہیں۔ وہاں قادیان میں اپنی کثرت کے باعث مقامی حکام اور پولیس کی موجودگی میں ستائے اور دکھ دیئے جا رہے ہیں ؛

غرض ان حالات میں ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ جماعت احمدیہ کے خلاف جو شورش برپا ہے۔ وہ نتیجہ ہے حکومت کے ان افعال کا۔ جو احراریوں کی حوصلہ افزائی کا موجب ہو رہے ہیں۔ اور جنہوں نے جماعت احمدیہ کو کس بیکسی کی حالت میں ڈال رکھا ہے۔ حکومت کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی اس حکمت عملی کو بدل دے۔ تاکہ موجودہ کشیدگی تباہ کن صورت نہ اختیار کرنے پائے ؛

لدھانہ کے احمدی سخت خطرہ میں

ہمیں اپنے نامہ نگار کے ذریعہ لدھانہ کے احمدیوں کے مصائب و تکالیف کے متعلق جو اطلاع پہنچی ہے وہ نہایت ہی تشویشناک اور پریشان کن ہے۔ نامہ نگار لکھتا ہے :-

لدھانہ۔ ۲۵۔ اپریل۔ جماعت احمدیہ لدھانہ ایک غریب اور قلیل التعداد جماعت ہے۔ محلہ وکیفیلڈ گنج گل چمن گلی۔ اور محلہ صوفیاں کے احراری احمدیوں کو سخت تنگ کر رہے ہیں۔ بائیکاٹ کرایا جا رہا ہے۔ قبرستان میں احمدیوں کو مردے دفن کرنے میں سخت دقت پیش آ رہی ہے۔ لوگوں سے انگوٹھے لگوائے جا رہے ہیں۔ احمدیوں کی زندگیاں سخت خطرے میں پڑی ہوئی ہیں۔ احرار کانفرنس کرنے والوں نے احمدیوں کے خلاف آگ لگا رکھی ہے۔ چھوٹے بچوں کو اشتعال انگیز شعر سکھا کر احمدیوں کو سنائے جاتے ہیں۔ ۲۷۔ ۲۸۔ اپریل کو احرار کانفرنس منعقد ہو گی۔ احمدیوں کو جان و مال کا سخت خطرہ ہے۔ کل رات محلہ ٹانچی کے ایک جلسہ میں ایک احراری نے یہاں تک کہا ہے۔ "یوں مرزائی سیدھے نہ ہونگے۔ انہیں ڈنڈے سے سیدھا کرنا چاہیئے" ایسا معلوم ہوتا ہے۔ لدھیانہ میں احرار کی حکومت ہے۔ میونسپل ممبر علانیہ ان کے شریک کار ہیں۔ امید ہے۔ حکومت اپنی بیدار مغزی اور انصاف پسندی کا ثبوت دے گی ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ میں ختم نبوت پر لیکچر

انقطاعِ نبوت کے متعلق بے بنیاد دعویٰ

انجمن حمایت اسلام لاہور کے پچاسویں سالانہ اجلاس میں جو حال ہی میں منعقد ہوا۔ جہاں اور مضامین پر تقریریں ہوئیں۔ وہاں ختم نبوت کے موضوع پر بھی لیکچر دیئے گئے۔ یہ اس لحاظ سے تو خوشی کی بات ہے۔ کہ مسلمانوں کو مذہبیات کی طرف توجہ ہو رہی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ ایک ہی رُخ دکھایا گیا ہے۔ حالانکہ چاہیئے یہ تھا۔ کہ جب ختم نبوت پر لیکچر رکھا گیا جو کہ اختلافی مسئلہ ہے۔ تو اجرائے نبوت کے قائلین کو بھی اپنے دلائل پیش کرنے کا موقعہ دیا جاتا۔ تاکہ سامعین کے لئے دونوں پہلوؤں کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے بعد فیصلہ کرنا آسان ہو جاتا۔

چونکہ ایسا نہیں کیا گیا۔ اس لئے ختم نبوت کے مسئلہ کو جس رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ اور جو اخبارات کے ذریعہ ہمارے سامنے آیا ہے۔ اس پر ہم مختصر طور پر تبصرہ کرنا چاہتے ہیں۔

ایک انگریز نومسلم "علامہ اسد لیوپولڈ" نے اپنی تقریر میں جو ایک ہی دلیل بیان کی وہ بالفاظ معاصر "انقلاب" یہ ہے کہ "رسولؐ جس طرح انسانوں میں فقید النظیر انسان تھے۔ اسی طرح تمام پیغمبروں میں عدیم المثال پیغمبر تھے۔ آپ پر سلسلۂ نبوت مکمل طور پر ختم ہو گیا۔ آپ کے بعد اگر کوئی دعویٰ نبوت کرے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم نامکمل تھی۔ اس لئے ہم آنحضرت رسول اللہ کے بعد کسی کو نبی ماننے کے لئے تیار نہیں"۔

یہ خیال کہ نبی صرف تکمیل تعلیم کے لئے آتا ہے کسی طرح درست نہیں۔ اور اگر اس اصل کو صحیح تسلیم کر لیا جائے۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد اللہ تعالےٰ کے جس قدر انبیاء آئے۔ ان کا مقصد یہ تھا۔ کہ وہ تورات کی تعلیم کو مکمل کریں۔

حالانکہ یہ قطعاً صحیح نہیں۔ اللہ تعالےٰ خود فرماتا ہے۔ انا انزلنا التوراۃ فیھا ھدی ونور یحکم بھا النبیون الذین اسلموا للذین ھادوا والربانیون والاحبار بما استحفظوا من کتاب اللہ وکانوا علیہ شھداء۔ یعنی ہم نے تورات نازل کی اس میں ہدایت اور نور تھا۔ اس کتاب کے ذریعہ موسیٰ کے بعد آنیوالے انبیاء اہل اللہ اور علماء یہودیوں میں فیصلے نافذ کیا کرتے تھے۔ کیونکہ وُہ تورات کے نگہبان اور شاہد مقرر کئے گئے تھے

یہ آیت کریمہ اس امر کا واضح اور بین ثبوت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد امت موسویہ میں آنیوالے انبیاء جو اتنے تواتر اور اتنی کثرت سے آئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وقفینا من بعدہ بالرسل یعنی ہم نے مُوسےٰ کے بعد مسلسل نبی بھیجے۔ تورات کی تعلیم کی تکمیل کے لئے نہیں آئے تھے۔ بلکہ تورات کی تعلیم کی ترویج اور اس کی اشاعت کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ جیسا کہ امت موسویہ کی مثال سے بحوالہ قرآن کریم ثابت کیا گیا ہے۔ نبی کے لئے ضروری نہیں کہ وُہ اپنے سے پہلے نبی کی لائی ہوئی تعلیم کو مکمل کرے۔ بلکہ سابقہ نبی کی تعلیم کی اشاعت کیلئے بھی نبی مبعوث ہو سکتا ہے اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسا ہی نبی سمجھتے ہیں۔ ہمارا ہرگز یہ ایمان نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نعوذ باللہ قرآن مجید کی تعلیم کی تکمیل کے لئے آئے۔ کیونکہ وہ تو مکمل ہو چکا۔ بلکہ ہمارا یہ ایمان ہے۔ کہ آپ کی بعثت اشاعت دینِ اسلام اور نشر تعلیم قرآنی کیلئے ہوئی۔ آیت ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ کے ماتحت مفسرین نے خود یہ تسلیم کیا ہے۔ کہ اظہار دین مسیح موعود کے ذریعہ ہوگا۔ پس اشاعتِ دین اور غلبۂ اسلام برادیان باطلہ کی جب ہر زمانہ میں ضرورت ہے اور جبکہ اسی ضرورت اور مقصد کے لئے حضرتِ مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت پر ہم ایمان رکھتے ہیں۔ تو انقطاع نبوت کی جو دلیل پیش کی گئی ہے۔ اس کے باطل ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔

دوسری تقریر مولوی غلام مُرشد صاحب کی جس میں یہ دل آزار فقرہ چست کرتے ہوئے کہ "آجکل دعویٰ نبوت و رسالت کو ایک تجارتی چیز سمجھ لیا گیا ہے"۔ جو دلیل پیش کی وہ یہ تھی۔ کہ خدا نے قرآن کے نزول کے بعد دین کو کامل قرار دیتے ہوئے آئندہ کیلئے نبوۃ کے دروازہ کو ہمیشہ کیلئے بند کر دیا۔ لیکن اس کتاب کامل کے بعد پھر کسی ہدایت کرنیوالے یا کتاب ہدایت کی ضرورت نہیں رہی"۔

مولوی صاحب کا یہ اشارہ جیسا کہ اخبارات میں لکھا گیا ہے۔ آیت قرآنی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی کی طرف ہے۔

اسطرح آپ نے اس امر کا اظہار فرمایا۔ کہ جب دین اسلام کامل ہو گیا۔ تو پھر کسی ہادی یا کتاب ہدایت کی کیا ضرورت ہے۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ تکمیل دین کے بعد کتاب ہدایت کی ضرورت تسلیم نہیں کی جا سکتی لیکن غور کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے الیوم اکملت لکم دینکم کہکر جس حقیقت کا اظہار کیا ہے۔ وہ کیا ہے یہی ہے کہ شریعت اسلامی کامل ہو گئی۔ اور اگر تکمیل دین کیوجہ سے کسی نبی کی امت محمدؐیہ کو ضرورت نہیں تو کیوں غیر احمدی متفقہ طور پر حضرت مسیح ناصری کی آمد کے انتظار میں چرخ چہارم کی طرف آنکھیں لگائے بیٹھے ہیں؟ کیوں وہ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت مسیح جب مبعوث ہونگے۔ تو چالیس سال دُنیا میں قیام کر کے دجال کو ہلاک کرینگے۔ کفار کو تہ تیغ کرینگے۔ اور قتل خنزیر اور کسر صلیب کا کام سرانجام دینگے۔ کیا اس کا صاف طور پر یہ مطلب نہیں۔ کہ وُہ خود بھی تکمیل دین کے باوجود ایک نبی کے آنیکے قائل ہیں۔

پھر حیرت ہے تورات کو تو تماماً علی الذی احسن وتفصیلا لکل شئیٍ ماننے کے باوجود جس کا قرآن مجید میں وضاحت سے ذکر آتا ہے۔ یہ مسلمان یہ تسلیم کر سکتے ہیں۔ کہ تورات کے بعد نبی آئے مگر قرآن مجید کے متعلق الیوم اکملت لکم دینکم کے الفاظ دیکھکر یہ گوارا نہیں کر سکتے کہ امتِ محمدؐیہ میں کوئی نبی مبعوث ہو۔ البتہ یہ مانتے ہیں کہ امتِ محمدیہ میں دجال آ سکتے اور آتے رہے ہیں۔

پھر یہ آیت جسے مولوی غلام مرشد صاحب نے پیش کیا ہے اس سے اجرائے نبوت کا ثبوت ملتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے الیوم اکملت لکم دینکم کے ساتھ ہی فرمایا ہے واتممت علیکم نعمتی یعنی میں نے امتِ محمدؐیہ پر نہ صرف یہ احسان کیا۔ کہ انکا دین کامل کر دیا۔ بلکہ یہ احسان بھی کیا۔ کہ ان پر اپنی نعمتوں کا اتمام کر دیا۔ اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمتیں کونسی ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ واذ قال موسیٰ لقومہ یٰقوم اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا (مائدہ ع ۴) یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم بنی اسرائیل سے کہا۔ خدا تعالیٰ کی وہ نعمتیں یاد کرو جو اس نے تم پر نازل کیں۔ اس نے تم میں نبی اور بادشاہ بنائے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی دو نعمتیں بہت بڑی ہیں۔ نبوۃ اور بادشاہت۔ جب خدا تعالیٰ امت محمدؐیہ پر اپنے احسانات گنا تے ہوئے یہ فرماتا ہے کہ اتممت علیکم نعمتی تو اتمام نعمت تسلیم نہیں کیا جا سکتا جبتک نبوۃ کا اجراء امتِ محمدؐیہ میں تسلیم نہ کیا جائے۔ اور اتمام نعمت تو ایسی چیز ہے جسکے حصول کیلئے امتِ محمدؐیہ کا ہر فرد روزانہ یہ دعا کرتا ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیھم اور انعمت علیھم کی تشریح اُولئک الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین میں یہ بیان کیگئی ہے کہ منعم علیہ گروہ انبیاء اصدقاء شہداء اور صلحا کا ہوتا ہے۔ پس جب اللہ تعالےٰ اتممت علیکم نعمتی کی امتِ محمدیہ کو بشارت دیتا اور انعمت علیھم کی دعا سکھاتا ہے۔ تو لازماً اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ بتاتا ہے۔ امتِ محمدیہ کیلئے نہ صرف میں نے شریعت کو مکمل کر دیا۔ بلکہ ان پر اتمام نعمت کرتے ہوئے اسے نبی صدیق شہید اور صالح بنانیکا بھی وعدہ دیدیا۔ یہ وُہ امت محمدیہ کا بلند ترین مقام ہے جو پہلی کسی امت کو حاصل نہیں ہوا۔ کیونکہ پہلے کسی ایک وقت میں تکمیل دین اور اتمام نعمت کی دولت سے کسی امت کو مستفیض نہیں کیا گیا

تعجب ہے کہ مولوی غلام مرشد صاحب نے بڑے فخر سے بیان کیا۔ کہ دین چونکہ کامل ہو گیا۔ اس لئے اب کوئی نبی نہیں ہوگا حالانکہ دین کے کامل ہونیکا یہ اقتضا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کہ آئندہ کوئی فرد خدا تعالیٰ کے قرب کا کوئی بلند درجہ حاصل نہ کر سکے۔ بھلا جس کالج کی نسبت تمام اعلان یہ ہو۔ کہ وہ ہر رنگ میں دوسرے تمام کالجوں سے ممتاز ہے کیا اسکا یہ مطلب ہوا کرتا ہے کہ کوئی قابل اور بڑی ڈگری لینے والا طالبعلم اس سے نہیں نکل سکتا؟ ہر شخص سمجھیگا۔ کہ اس قسم کا خیال توہین پر مبنی تو قرار دیا جا سکتا ہے۔ مگر اسے اعزاز یا بلند مقام نہیں سمجھا جا سکتا۔ اسی طرح امت محمدؐیہ کا اعزاز بھی اسی میں ہے۔ کہ اس کے افراد اتمام نعمت کا بلند ترین مقام حاصل کر سکیں۔ اور چونکہ نبوۃ اتمام نعمت کا ایک بلند درجہ ہے۔ اس لئے یہ آیت انقطاع نبوت کی دلیل نہیں بلکہ اجرائے نبوت کا ثبوت ہے۔

معاصر "سیاست" نے مولوی غلام مرشد صاحب کی تقریر پر جو ایڈیٹوریل لکھا ہے۔ اسمیں بیان کیا ہے۔ کہ مولوی صاحب نے کہا "خداوند تعالیٰ نے جس کو بھی منتخب کیا۔ وہ انتخاب سے پہلے بنی نوع انسان کا ممدوح تھا اور اس کی یوم بعثت تک اسکی زندگی بہترین انسان کی زندگی ہوا کرتی تھی"۔ اگر مولوی صاحب اپنے اس بیان کردہ معیار کے رُو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیاتِ طیبہ پر غور کرتے تو انہیں آپکی صداقت میں کوئی شبہ نہ رہتا۔ حضور کا یہ چیلنج آجتک دُنیا میں موجود ہے کہ "تم کوئی عیب افتراء یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے۔ تا تم یہ خیال کرو کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افترا کا عادی ہے یہ بھی اُس نے جھوٹ بولا ہوگا۔ کون تم میں ہے جو میرے سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ پس یہ خدا کا فضل ہے جو اس نے ابتداء سے مجھے تقویٰ پر قائم رکھا اور سوچنے والوں کیلئے یہ ایک دلیل ہے"۔ (تذکرۃ الشہادتین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اجرائے نبوّت ازروئے احادیث

(۳)

دوسری دلیل

مختلف احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ درود مروی ہے۔ جو مسلمان دن میں کئی بار نمازوں میں پڑھتے ہیں۔ اسی درود کے رو سے بھی نبوت بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امکان ثابت ہے۔ صرف اس امر کا تجزیہ کرنا باقی ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی امت کن نعمائے الہٰی سے نوازی گئی۔ اور کس قسم کی برکات رحمانی سے یہ لوگ متمتع ہوئے۔ تاریخی طور پر قرآن کریم کی شہادت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اولادِ ابراہیم علیہ السلام میں نسلاً بعد نسل نبوت وحکومت کا سلسلہ چلا آیا ہے۔ پس ضروری ہوا۔ مومنوں بلکہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی درود والی دعائیں جو ہمیشہ نماز میں بارگاہ ایزدی تک پہنچائی گئی ہیں مقبول ہوں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نسلاً بعد نسل امت محمدیہ میں بھی یہ دونوں نعمتیں برقرار رکھی جائیں۔ ورنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا استخفاف لازم آنے کے علاوہ نعوذ باللہ آپ کی تمام دعائیں بھی ناقابلِ قبول تسلیم کرنی پڑیں گی۔ حالانکہ ہر مومن کا ایمان تو یہ ہونا چاہیئے۔ کہ امت محمدیہ میں وہ نعما بہ نسبت امت ابراہیمی کے بہت زیادہ ہوں گی۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے امت محمدیہ میں نبوت وحکومت دونوں کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ حدیث میں آتا ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للعباس فیکم النبوت والمملکۃ (جمع الکرام صفحہ ۱۹۶ وکنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۷۹) یعنے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ فرمایا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباسؓ سے کہ تم میں نبوت بھی ہوگی۔ اور حکومت بھی۔ ایک روایت میں یوں بھی آیا ہے۔ الخلافۃ فیکم والنبوۃ (حوالہ مذکورہ) یعنی تم میں خلافت ہوگی اور نبوت بھی۔ ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا۔ کہ آنحضورؐ نے ایک عرصہ سے ان دعاؤں کی قبولیت کا یقین دلا دیا ہے۔ جو درود میں مرتب شدہ ہیں۔ اور نمازوں میں خدا تعالےٰ کے حضور عرض کی جاتی ہیں۔ غرض ان احادیث بیّن التصریح کے ساتھ امت محمدیہ میں نبوت وبادشاہت کے وقوع کا مخبر صادق کی طرف سے وعدہ دیا گیا ہے

تیسری دلیل

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون النبوۃ فیکم ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالےٰ ثم تکون خلافۃ علی منہاج النبوۃ ماشاء اللہ ان تکون ثم تکون ملکا عاضاً فیکون ماشاء اللہ ان یکون ثم یرفعھا اللہ تعالےٰ ثم تکون ملکاً جبریۃ فیکون ماشاء اللہ ان یکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون خلافۃ علی منہاج نبوۃ (مشکوٰۃ کتاب الرقاق) یعنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تک اللہ تعالےٰ چاہے گا۔ تم میں نبوت رہے گی۔ پھر اس کو اللہ تعالےٰ اٹھالے گا تب اسی نبوت کے طریق پر خلافت ہوگی۔ جب تک خدا چاہے گا۔ پھر اس کو بھی خدا تعالےٰ اٹھالیگا تب سخت حکومت وبادشاہت ہوگی۔ جب تک خدا چاہے گا۔ پھر اس کو بھی خدا تعالیٰ اٹھالیگا تب جبر واستبداد کی سلطنت کا دور دورہ ہوگا جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر اس کو بھی خدا تعالیٰ اٹھالے گا۔ تب خلافت ہوگی نبوت کی طریق پر۔

یہ حدیث اتنی صاف اور واضح ہے کہ مزید تشریح کی ضرورت نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق حضور کی وفات کے بعد خلافت راشدہ قائم ہوئی۔ پھر اس کے بعد دولت بنو امیہ اور عباسیہ کی سخت گیری کا زمانہ آیا۔ اور ان کے بعد عام طوائف الملوکی اور جگہ جگہ زبردستی کی حکومت بھی رونما ہوئی۔ ان تمام صبر آزما چیرہ دستیوں اور فتنہ وفساد کے بعد ضروری تھا۔ کہ کوئی آسمانی شخص پیدا ہو۔ جو نبی بھی ہو۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جانشین بھی تاکہ اس کے وجود سے عام نبوت کے طریق پر ایک دفعہ پھر سلسلہ خلافت قائم ہو۔ اور یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ یہ تمام واقعات وقتاً بعد وقتٍ ظہور پذیر ہو کر فرمان مصطفوی کی تصدیق کرتے رہے ہیں۔ اور آخر کار ان مع العسر یسراً کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام منہاج نبوت پر سلسلہ خلافت کے بانی قرار پائے؛

چوتھی دلیل

عن عکرمۃ ابن الاکوع عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ وسلم ابوبکر خیر الناس بعدی الا ان یکون نبی (کنز العمال جلد ۹ صفحہ ۱۲۸)

دوسری روایت یوں بھی آئی ہے ابوبکر افضل ھذہ الامۃ الا ان یکون نبی (کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق صفحہ ۲) یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت ابوبکرؓ میرے سوا باقی تمام لوگوں اور امت محمدیہ سے بہتر اور افضل ہیں۔ بجز اس کے کہ کوئی نبی ہو جائے۔

اس حدیث سے کامل صفائی کے ساتھ کھل گیا۔ کہ امت محمدیہ میں نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ ورنہ آپؐ حضرت ابوبکرؓ کو تمام امت محمدیہ سے افضل قرار دیتے ہوئے الا ان یکون نبی (سوائے اس کے کہ کوئی نبی ہو جائے۔) کا استثناء فرماتے۔

پانچویں دلیل

عن انسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوبکرؓ وعمرؓ سید اکھول اھل الجنۃ من الاولین والآخرین الا النبیین والمرسلین (ترمذی وابن ماجہ)

فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ تمام ادھیڑ عمر والے جنتیوں کے سردار ہوں گے۔ خواہ پہلے ہوں خواہ پچھلے مگر نبیوں اور رسولوں کے نہیں۔

اس حدیث سے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا سلسلہ جاری ثابت ہوتا ہے۔ وجہ استدلال یہ ہے۔ کہ اگر آخرین میں نبی اور رسول نہیں ہونے تھے تو الا النبیین والمرسلین کا استثناء الاولین کے ساتھ متصل ہونا چاہیئے تھا۔ مگر ایسا نہیں کیا گیا۔ بلکہ الاولین والآخرین کہنے کے بعد استثناء کیا گیا ہے۔ جو اس امر کی واضح دلیل ہے۔ کہ آخرین میں بھی انبیاء ومرسلین کا آنا مقدر تھا۔ اور ہے اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخرین سے بھی مثل اولین کے انبیاء ورسل کا استثناء فرمالیا ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ جس طرح پہلے نبی اور رسول آتے رہے ایسے ہی آئندہ بھی آتے رہیں گے؛

پس ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سوائے زمرۂ انبیاء کے باقی تمام اہل جنت کے سردار ہوں گے؛

چھٹی دلیل

عن ابن عباس قال جلس ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم...... فخرج علیھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقال .... انا اکرم الاولین والآخرین ولا فخر (مشکوٰۃ کتاب الفضائل) ترجمہ حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں تمام پہلوں اور پچھلوں سے معزز ہوں۔ اور یہ کوئی بے جا فخر نہیں اس حدیث میں بھی آئندہ انبیاء کی آمد کو تسلیم کیا گیا ہے۔ اور اس کی متعدد وجوہات ہیں؛

اول وہ تمام لوگ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ سب مانتے ہیں۔ کہ ان میں انبیاء بھی شامل ہیں۔ اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی آمد سے پہلے کے تمام لوگوں پر اپنی فضیلت کا اظہار فرما دیا۔ تو آپ کے بعد آنے والے لوگوں میں اگر کوئی نبی نہیں ہونا تھا۔ بلکہ وہ صرف امتی ہی تھے۔ تو ان پر تو بدرجۂ اولےٰ آپؐ کی فضیلت ثابت ہونی چاہیئے۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کیوں فرمایا۔ کہ پچھلوں سے بھی میں افضل ہوں۔ اس صورت میں تو یہ کلام بے معنی ہو جاتا ہے۔ معلوم ہوا۔ کہ آئندہ آنے والی نسلوں میں بعثت انبیاء بھی مقصود تھی۔ اور یہ شبہ ہو سکتا تھا۔ کہ شاید آنے والے نبیوں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل نہیں لہذا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس غلط فہمی کا ازالہ کر دیا؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوئم۔ اگر آئندہ آنے والے محض امتی ہی ہوتے تھے۔ تو ان پر تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت بھی تسلیم کی گئی ہے۔ جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ پھر اس صورت میں انپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی نسبت اظہار فضیلت کوئی خصوصیت نہیں رکھتا

سوم:۔ اگر مابعد سے صرف امتی ہی مراد ہیں۔ تو ماقبل سے بھی صرف امتی ہی مراد لینا پڑیں گے۔ مگر اس صورت میں اگر یہود اور عیسائی کہیں۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حدیث میں صرف امتیوں سے افضلیت کا دعویٰ ہے۔ لہٰذا ہمارے انبیاء موسیٰ و عیسیٰ پر اظہار فضیلت مقصود نہیں تو غیر احمدیوں کے پاس اس کا کیا جواب ہو سکتا ہے؟ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ فضیلت اسی صورت میں وسیع اور قابل پذیرائی ہو سکتا ہے۔ جبکہ اولین اور آخرین سے انبیاء مراد ہوں۔

ساتویں دلیل

حضرت رسول مقبول فرماتے ہیں۔ کہ میری امت یہود کے قدم بقدم چلے گی۔ اور ان کے ساتھ ایسی کامل مشابہت پیدا کرے گی۔ جیسے جوتی کے دونوں پاؤں کو آپس میں یا ایک گز کو دوسرے گز سے ہوتی ہے یہاں تک کہ اگر یہود میں سے کسی شخص نے علانیہ اپنی ماں سے زنا کیا ہوگا تو میری امت میں بھی ایسے لوگ پیدا ہو جائیں گے نیز فرمایا۔ یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا من القرآن الا رسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدی۔ علماءھم شر من تحت ادیم السماء (مشکوٰۃ) لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آجائے گا کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کی صرف رسم۔ ان کی مساجد معمور و آباد ہونگی مگر ہدایت و رشد کا نام و نشان نہ ہوگا۔ ان کے علماء چرخ نیلی فام کے نیچے سب سے زیادہ برے ہونگے۔

انبیاء علیہم السلام کی آمد کا یقین دلانا

اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عجیب طریق سے آئندہ انبیاء کی آمد کا یقین دلایا ہے آپ نے ہدایت کے تمام دنیوی علائق منقطع قرار دے کر آسمانی نور اور آب حیات کے انتظار کی تلقین فرمائی ہے۔ وجہ استدلال یوں ہے کہ جب اسلام کا مغز مٹ جائے گا اور صرف نام باقی رہ جائے گا۔ تو کوئی یہ نہ سمجھے۔ کہ اسلام پیدا کرنے کی مشین یعنی قرآن کریم جو اس کے پاس موجود ہوگا اس کے ذریعہ پھر اسلام پیدا کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ قرآن بھی اس وقت محض رسم کے طور پر رہ جائے گا۔ اور اس کے معارف سے دنیا دار بکلی بیگانہ ہونگے۔ لہٰذا اس قرآن کی تلاوت انہیں کوئی فائدہ نہ دے گی۔ اب خیال ہو سکتا تھا کہ لوگ مساجد میں جا کر دعا کریں گے۔ تو ہدایت ہو سکے گی فرمایا۔ تمہاری مساجد ہدایت کے لحاظ سے ویران ہوں گی۔ ان میں ہدایت کہاں۔ اب مسلمانوں کا آخری سہارا علماء تھے فرمایا یہ بھی کام نہ دے گا کیونکہ فتنہ و فساد اور شرارت کے بانی مبانی یہی علماء ہونگے۔ ان تشریحات کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام امیدیں منقطع کر دیں اور مسلمانوں کے لئے کوئی دنیوی سہارا باقی نہ رہنے دیا۔ بجز اس کے کہ ایسے نازک وقت میں خدا تعالیٰ خود کوئی سامان ہدایت فراہم کر دے۔ اور آسمانی وحی کے ذریعہ کسی برگزیدہ نبی اور مامور کے طفیل اہل عالم کو پھر جادہ مستقیم پر لا کر کھڑا کرے چنانچہ ایسے ہی وقت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کی آمد کی پیشگوئی فرمائی۔ جو عین علامات مقررہ کے ساتھ اپنے وقت پر ظہور پذیر ہوئی۔ مبارک ہیں وہ جنہوں نے اس راز کو سمجھا۔ اور اس کے دامن سے وابستہ ہوئے۔

آٹھویں دلیل

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی بعدی قال فشق ذالک علی الناس فقال لکن المبشرات فقالوا یا رسول اللہ وما المبشرات قال رؤیا المسلم وھی جزء من اجزاء النبوۃ۔" (ترمذی ابواب الرؤیا جلد دوم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بالتحقیق رسالت اور نبوت منقطع ہو گئی ہے پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا۔ نہ نبی مگر یہ بات لوگوں پر بہت گراں گذری۔ تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لیکن مبشرات باقی ہیں لوگوں نے دریافت کیا۔ یا رسول مبشرات کے معنی کیا ہیں۔ فرمایا رؤیا المسلم اور وہ اجزائے نبوت کی ایک جزء ہے۔

اس حدیث کے الفاظ "فشق ذالک علی الناس" قابل غور ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم "لا نبی بعدی" سنتے ہیں اور کوئی دکھ محسوس نہیں کرتے خاتم النبیین قرآن کریم میں پڑھتے ہیں اور کوئی گرانی نہیں ہوتی۔ مگر الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت کے الفاظ کان میں پڑتے ہی رنجیدہ اور کبیدہ خاطر ہو جاتے ہیں۔ اس واقعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے لا نبی بعدی اور خاتم النبیین اور اسی قبیل کے دوسرے کلمات کا کبھی وہ مفہوم نہیں سمجھا جو آج کل عام غیر احمدی سمجھتے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ بھی یقینی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک یہ امر انقطاع نبوت و رسالت بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موجب گریہ و پریشانی ہے۔ مگر آج کل غیر احمدی اس بے ہودہ خیال پر فخر کرتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کو بشارت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بے چینی اور کرب کو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم بھی محسوس کرتے ہیں۔ اور ان کی تسلی کے لئے لکن المبشرات کی بشارت دیتے ہیں

اب غور طلب بات صرف یہ ہے کہ المبشرات کے معنی کیا ہیں۔ اگر کہا جائے "رؤیا" جس کے معنی محض خواب کے ہوں۔ تو یہ معنی کئی وجوہ سے غلط اور ناقابل تسلیم ہیں

(۱) محض خوابیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی لوگ دیکھتے تھے۔ اور آپ کے زمانہ میں بھی حتیٰ کہ آپ کے بعد بھی ان کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ اور یہ تو صحابہ کو وہم بھی نہ ہو سکتا تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خوابوں کا سلسلہ بھی منقطع ہو سکتا ہے۔

(۲) ہر صاحب انصاف اور سینے میں دل رکھنے والے شخص سے ہمارا سوال ہے کہ کیا محض خواب کا آجانا صحابہ رضی اللہ عنہم کے کرب و اضطراب کے ازالہ کا باعث ہو سکتا تھا۔؟

(۳) اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مفہوم صرف یہ ہے۔ کہ محض خوابیں ہی خوابیں باقی رہ گئی ہیں۔ تو یہ بات تو واقعات مشہودہ و محسوسہ کے صریح خلاف ہے۔ کیونکہ موجودہ زمانہ میں صرف خوابیں ہی خوابیں باقی نہیں رہ گئیں۔ بلکہ خوابوں کے علاوہ الہام کا سلسلہ بھی جاری و ساری ہے اور اس سے کسی کو انکار نہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ پھر رؤیا المسلم سے کیا مراد ہے؟ اس امر کی وضاحت کے لئے لغت عرب ہماری کافی رہنمائی کر سکتی ہے۔ لغت میں رائی بمعنی علم آتا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ حدیث میں علم سے مراد علم غیب ہی ہے۔ اور جب ہم قرآن کریم کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو ہمیں علم غیب کے حصول کے متعلق مندرجہ ذیل طریق معلوم ہوتے ہیں۔ فرمایا۔ وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب او یرسل رسولا یعنی کسی بشر کو جو مکالمہ الٰہی نصیب ہو۔ وہ تین طریق میں منحصر ہے۔

(۱) خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی اشارہ ہو جائے۔ (۲) پردہ کے پیچھے سے کوئی آواز آجائے۔ (۳) یا خدا تعالیٰ اپنا فرشتہ بھیج دے۔

پس رؤیا بمعنی علم کے اندر ان تینوں طریقوں کے اجراء اور وقوع کی بشارت ہے۔ اور حقیقتاً یہی وہ چیز ہے۔ جس سے اطلاع پا کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قلوب مطمئن ہو سکتے تھے۔

اب معاملہ صاف ہے۔ لا نبی بعدی خاتم النبیین۔ الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت وغیرہ کلمات کا ایک ہی مفہوم ہے۔ چونکہ الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت میں سد نبوت کے دعویداروں کو کسی قدر گنجائش مل جانے کا امکان تھا۔ اس لئے ہزارہا برکتوں اور نعمائے الٰہی کے وارث ہوں صحابہ کرام رض جنہوں نے اس وقت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی وضاحت کروائی اور امر حقیقی کا انکشاف ہو گیا۔ الحمد للہ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم۔

سلیم جامعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت کے متعلق صحابہ مسیح موعودؑ کی حلفی شہادات

نظارت تالیف و تصنیف کے ایک گشتی مراسلہ پر اہل پیغام کی بیہودہ سرائی

غیر مبایعین کا اعتراض

سکرٹری صاحب انجمن اشاعت اسلام لاہور نے ایک پوسٹر "قادیان کا ایک نیا خفیہ سرکلر" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ جس میں ناظر صاحب تالیف و تصنیف کے اس سرکلر کا ذکر کر کے جو مجلس مشاورت کے موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں تقسیم کیا گیا۔ اور جس کا خلاصہ مضمون یہ ہے۔ کہ وہ حلفی بیان دیں۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضور کی زندگی میں کیسا نبی تسلیم کرتے تھے۔ اور ان کے عقیدہ کی بنا کیا تھی؟ لکھا ہے :کہ

"آج سے پورے بیس سال پیشتر ۱۹۱۵ء میں جناب خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم نے ایک اعلان کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود کے تمام مریدوں سے ایک حلفی شہادت طلب کی۔ کہ کیا وہ حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں حضرت صاحب کو حقیقی نبی مانتے تھے۔ یا محض جزوی اور ظلی طور پر یا مجازی معنوں میں نبی مانتے تھے۔ لیکن "الفضل" ۲۰۔ جولائی ۱۹۱۵ء میں قادیانی جماعت کے افراد کو حلف اٹھانے سے روک دیا گیا۔ اور اعلان کیا گیا۔ کہ اس کی نسبت جدا جدا طبع آزمائی کی ضرورت نہیں سلسلہ عالیہ کے مرکز اور مقام خلافت ہی سے سب کا یکجائی جواب انشاء اللہ کافی اور تشفی بخش ہو جائے گا۔ لیکن آج بیس سال بعد جدا جدا طبع آزمائی کی کیا ضرورت پیدا ہو گئی؟"

خواجہ کمال الدین صاحب کے مطالبہ کے نامعقول ہونے کی وجوہ

اگر سکرٹری انجمن اشاعت اسلام لاہور تدبر سے کام لیتے۔ تو وہ بآسانی سمجھ سکتے تھے۔ کہ خواجہ صاحب کا مطالبہ بالکل نامناسب اور غیر معقول تھا۔ اور اس کی نامعقولیت اخبار الفضل مورخہ ۸ راگست میں ظاہر کر دی گئی تھی۔

خواجہ صاحب نے اس مطالبہ میں دعوے تو یہ کیا تھا۔ کہ میں ایسے بزرگوں کی گواہی طلب کرتا ہوں۔ جو حضرت کی صحبت میں برسوں بیٹھے۔ اور مدتوں حضرت کی خدمت میں لگے رہے۔ مگر جن لوگوں کی فہرست انہوں نے شائع کی۔ اس میں کئی ایسے تھے۔ جو قطعاً ان کے الفاظ کے مصداق نہ تھے۔ مثلاً چودھری محمد اسمٰعیل صاحب نائب تحصیلدار اور حکیم شاہ نواز صاحب ملتانی وغیرہ۔

جو سوالات خواجہ صاحب نے اپنے اشتہار میں تجویز کئے۔ انہی سے یہ عیاں ہو رہا تھا۔ کہ خواجہ صاحب کی ان سوالات سے تحقیق حق غرض بالکل نہیں ہے۔ بلکہ صرف ایک چالاکی سے اپنا مطلب نکالنا ہے۔ مثلاً پہلا سوال ان کا یہ تھا۔ کہ "کیا حضرت مسیح موعود جناب مرزا صاحب ظلی نبی تھے یا حقیقی" اس سوال میں صریح دھوکہ دیا گیا تھا۔ کیونکہ انہیں معلوم تھا۔ کہ ہر دو فریق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ظلی نبی مانتے ہیں۔ اور جن معنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقی کی اصطلاح استعمال کی ہے یعنی صاحب شریعت ان معنوں سے ہر دو فریق یقین رکھتے ہیں۔ کہ آپ حقیقی نبی نہیں تھے۔ مگر سوال اس طرح پیش کیا گیا۔ کہ گویا ایک فریق تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ظلی نبی مانتا ہے۔ اور دوسرا حقیقی نبی۔ اس لئے چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ ان الفاظ کے مفہوم کے بارہ میں سوال کیا جاتا۔ کہ آیا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضور کی زندگی میں ظلی نبی یعنی غیر نبی۔ جس کی نبوت کی کوئی حقیقت نہیں یا جس کی نبوت محض نام کی تھی۔ اور در اصل اس کا کوئی وجود نہ تھا۔ مانتے تھے۔ یا یہ مانتے تھے۔ کہ آپ نبی تو ہیں۔ لیکن ظلی۔ یعنی آپ کو براہ راست نبوت نہیں ملی۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت کی برکت سے ملی ہے۔ پس خواجہ صاحب جانتے تھے کہ سب یہی جواب دیں گے۔ کہ وہ ظلی نبی تھے۔ تب وہ اس لفظ کے وہ معنے کر کے جو وہ خود کرتے ہیں۔ یہ فیصلہ دے دیں گے۔ کہ تمام گواہوں کے بیانات مولوی محمد علی صاحب کی تائید میں ہیں اس لئے ان کے حق میں ڈگری دی جاتی ہے۔ انہوں نے اپنی اس چال کو چھپانے کے لئے یہ شرط بھی لگا دی۔ کہ

"وہ میرے تجویز کردہ الفاظ نہ بدلیں۔ اور نہ یہ کہیں۔ کہ یہ سوال ہو ہی نہیں سکتا۔ یا یہ سوال یوں چاہیئے"

اس لئے ان کی اس خفیہ چال کو آشکارا کرنے کے لئے یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ علیحدہ علیحدہ جواب دینے کی ضرورت نہیں۔ مرکز کی طرف سے ان کو جواب دیا جائے گا۔

تیسرا جواب یہ دیا گیا تھا۔ کہ خواجہ صاحب نے اگر ایسے لوگوں کی رائے پر ہی فیصلہ کرنا ہے جو برسوں حضرت اقدس کی خدمت میں رہے۔ تو ان کو ضرورت نہ تھی۔ کہ ان سے کسی قسم کے سوالات کرتے۔ وہ یہی دیکھ لیتے۔ کہ ایسے لوگوں کی زیادہ تعداد کس طرف ہے۔ پس ایسے لوگوں نے اپنے عمل سے اپنی رائے کو ظاہر کر دیا تھا۔

اس میں شک نہیں۔ کہ خواجہ صاحب کی یہ چال کارگر نہ ہوئی۔ جس کا ان لوگوں کو آج تک افسوس ہے۔ لیکن ناظر صاحب تالیف و تصنیف قادیان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ سے حلفیہ بیان طلب کرنا خواجہ صاحب والی غرض کو مدنظر رکھ کر نہیں بلکہ اس لئے ہے۔ تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کی حلفی شہادتیں ریکارڈ میں آ جائیں۔

سکرٹری انجمن اشاعت اسلام لاہور کا صریح جھوٹ

غیر مبایعین اصل میں تو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ترقیات دیکھ کر دل ہی دل میں جل بھن کر کوئلہ ہو رہے ہیں۔ اور پوسٹروں کے ذریعہ اپنے دل کے بخارات نکالنا چاہتے ہیں۔ لیکن وہ یاد رکھیں کہ کاذب کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ دیکھئے۔ اشاعت اسلام کی مدعی انجمن کے سکرٹری نے کس دیدہ دلیری سے لکھا ہے :۔

"اس وقت تو خلیفہ صاحب نے بھی حلف نہ اٹھائی۔ اور نہ کسی مرید کو حلف اٹھانے کی اجازت دی۔ ہاں آج بہتیرے بھولے بھالے لوگ حلف اٹھالیں گے۔ کہ ہم نے حضرت مسیح موعود کو سچ اور اصل معنوں میں ہی نبی مانا تھا۔ اور یہ صرف اس بات کا ثبوت ہوگا۔ کہ :۔ بیس سال میں قادیانی جماعت پیر پرستی کے رنگ میں پوری غرق ہو چکی ہے"

جماعت احمدیہ پر پیر پرستی کا الزام

خدا تعالے کی قائم کردہ مقدس جماعت کو پیر پرستی کا الزام دینا تو کوئی نئی بات نہیں۔ ڈاکٹر عبدالحکیم نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں جماعت احمدیہ کو یہی الزام دیا تھا۔ کہ :۔

"جماعت احمدی میں خاص مرزا صاحب کے اذکار ...... کا جوش ایسا غالب آگیا ہے ... کہ گویا مرزا صاحب کی پرستش قائم ہو گئی ہے۔ اور عملی طور پر ان کا کلمہ لا الٰہ الا اللہ مرزا جری اللہ ہو گیا ہے"

(الذکر الحکیم نمبر ۴۔ صفحہ ۱)

بتاؤ۔ مرتد پٹیالوی کی اقتداء کرتے ہوئے واقعی احمدی جماعت مرزا پرست تھی۔ اور خدا اور حق کو انہوں نے چھوڑ دیا تھا۔ اور کیا دشمنان احمدیت نے جماعت پر جو اعتراض کیا تھا۔ وہی آج تم ہم پر نہیں کر رہے؟

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی حلف

پھر کیا یہ صریح جھوٹ نہیں۔ کہ :۔

"اس وقت تو خلیفہ صاحب نے بھی حلف نہ اٹھائی" حالانکہ حضور نے اسی وقت ان الفاظ میں قسم کھائی تھی۔ کہ :۔

"میں قسم کھاتا ہوں۔ وہ خدا جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ وہ خدا جو عذاب کی طاقت رکھتا ہے۔ وہ خدا جس نے میری جان کو قبض کرنا ہے وہ خدا جو زندہ۔ قادر مرزا جزا دینے والا ہے۔ وہ خدا جس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا۔ وہ خدا جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث کیا۔ میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں حضرت مرزا صاحب کو اس وقت بھی جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام زندہ تھے۔ اسی طرح کا نبی مانتا تھا جس طرح کا اب مانتا ہوں۔ میں اس بات کی بھی قسم کھاتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ نے رؤیا میں مجھے موقعہ در موقعہ کھڑے ہو کر کہا ہے کہ مسیح موعود نبی تھے" (الفضل ۲۲ دسمبر ۱۹۱۵ء)

سکرٹری انجمن اشاعت اسلام لاہور بتائیں۔ کہ کیا مولوی محمد علی صاحب نے اپنے عقیدہ در بارہ نبوت کے متعلق اس طرح قسم کھا کر اپنی صداقت کو دنیا پر ظاہر کیا۔ اور کیا وہ ان الفاظ میں اب بھی قسم کھانے کے لئے تیار ہیں؟ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ انہوں نے اپنے پہلے عقیدہ کو دنیا سے ڈر کر تبدیل کیا۔

مولوی محمد علی صاحب کا سابقہ عقیدہ در بارۂ نبوت مسیح موعودؑ

کیا مولوی محمد علی صاحب نے خواجہ غلام الثقلین کو جواب دیتے ہوئے نہیں لکھا تھا :۔

(۱) "آپ ایک مدعی نبوت کے خلاف میدان میں نکلے" (ریویو جلد ۵۔ صفحہ ۴۳)

(۲) "آخری زمانہ میں ایک اوتار کے ظہور کے متعلق جو وعدہ انہیں دیا گیا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے تھا۔ اور اس کو ہندوستان کے مقدس نبی میرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں پورا کر دکھایا ہے"

(ریویو جلد ۳۔ صفحہ ۲۱۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳۔ "یہی وُہ آخری زمانہ ہے۔ جس میں موعود نبی کا نزول مقدر تھا" (ریویو جلد ۶ ص۳۳)

۴۔ "ہم اب اس حالت میں ہو گئے ہیں۔ کہ اس نبی آخر زماں کے دعوی کی تصدیق کو سمجھنے کے لئے اندرونی شہادت پر غور کریں (ریویو جلد ۶ ص۹۹)

پس کیا مولوی محمد علی صاحب ان تحریرات کو لکھکر مذکورہ بالا الفاظ میں حلف اٹھا سکتے ہیں۔ کہ ان عبارتوں میں بھی میں نے اسی عقیدہ کا اظہار کیا ہے۔ جواب میں نبوت کے متعلق رکھتا ہوں۔

علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت سے صحابہ کی حلفیہ شہادتیں بھی ہمارے پاس جمع ہیں۔ جو اسی وقت لی گئی تھیں۔

بے ہودہ عُذر

آخر میں سیکرٹری صاحب نے یہ جان کر کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ تو ضرور قسم کھا لیں گے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی تسلیم کرتے تھے۔ یہ لکھدیا ہے کہ اگر ان کے سارے مریدیہ حلف اٹھا لیں۔ تو بھی اس سے یہ ثابت نہیں ہوگا۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہے۔ کیونکہ حضرت مرزا صاحب کی تحریریں اس کے خلاف ہیں۔" اور پھر چند حوالے پیش کئے ہیں۔ جن کا مفصل جواب حقیقۃ النبوۃ اور سلسلہ کی دیگر کتب و رسالہ جات میں نہ ایک دفعہ بلکہ متعدد مرتبہ آچکا ہے۔ اور حال میں "منکرین خلافت کا انجام" کے نام سے جو رسالہ شائع ہوا ہے۔ اس میں بھی ان حوالجات پر اصولی رنگ میں مفصل بحث کرکے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واقعی نبوت کا دعوےٰ کیا ہے۔ اگر غیر مبایعین میں ہمت ہو۔ تو اس کا جواب لکھکر دکھائیں۔

حضرت مسیح موعود کا دعویٰ نبوّت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کلیہ کے طور پر بیان فرما چکے ہیں۔ کہ جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ تو اس سے صرف شریعت والی نبوت اور مستقل نبوت جو بلاواسطہ حاصل ہوتی ہے۔ مراد ہے۔ اور آپ نے اپنے حق میں نہ ایک دفعہ بلکہ متعدد مرتبہ نبی اور رسول کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔" (حقیقۃ الوحی ص۳۹۱)

"خدا نے اپنی سنت کے موافق ایک نبی کے مبعوث ہونے تک وہ عذاب ملتوی رکھا۔ اور جب وہ نبی مبعوث ہو گیا تب وہ وقت آیا۔ کہ ان کو اپنے جرائم کی سزا دیجائے" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۵۲)

"میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۶۸)

"وما کنا معذبین حتےٰ نبعث رسولا۔ پس اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۶۵)

"وآخرین منھم لما یلحقوا بھم یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۶۷)

"ایسا ہی خدا تعالےٰ نے اور اس کے پاک رسول نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے۔" (نزول المسیح ص۴۸)

"اس فیصلہ کرنے کے لئے خدا آسمان سے قرنا میں اپنی آواز پھونکیگا وہ قرنا کیا ہے؟ وہ اس کا نبی ہوگا۔" (چشمہ معرفت ص۳۱۸)

"سچا خدا وہی خدا ہے۔ جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (دافع البلاء ص۱۱)

"ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔" (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

"میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ اور اگر میں اس سے انکار کروں۔ تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں۔ اس وقت تک جو اس دُنیا سے گزر جاؤں۔" (مکتوب مندرجہ اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

غیر مبایعین سے خطاب

اے گروہ غیر مبایعین کے سرکردہ مجرو! کیا تم میں سے کوئی ہے جو ان عبارات کو لکھکر مؤکد بعذاب حلف اٹھائے کہ ان عبارات سے یہ قطعاً ثابت نہیں ہوتا۔ کہ آپ نبی اور رسول ہیں۔ بلکہ ان میں۔ جو لفظ نبی اور رسول کا استعمال کیا گیا ہے اسکی کوئی حقیقت نہیں بلکہ یہاں نبی سے مراد محدث ہی ہے۔ جیسا کہ پہلے امت محمدیہ میں محدث گذر

روزنامہ "الفضل" کی ترقی کیلئے ایک ضروری تجویز

احراریوں کے گمراہ کن پراپیگنڈا کے ازالہ کیلئے الفضل کے پرچے مفت تقسیم کرائے جائیں

ماسٹر علی اکبر خانصاحب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھتے ہیں:۔ "اخبار الفضل یہاں کے آریہ اور غیر احمدی اصحاب بڑی خواہش سے منگا کر مطالعہ کرتے ہیں۔ اور شورش احرار کے متعلق جو مضامین اس میں درج ہوتے ہیں۔ انہیں دلچسپی سے پڑھتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ احراریوں کے جھوٹے اور بے بنیاد پراپیگنڈا سے آگاہ ہو کر شرارت سے متاثر نہیں ہوتے۔ اب جبکہ احراری دیہات و قصبات میں سلسلہ احمدیہ کے خلاف حد درجہ کی غلط بیانیاں کرکے لوگوں کو اشتعال دلا رہے ہیں۔ ضروری ہے۔ کہ لوگوں کو روشن پہلو دکھانے اور احراریوں کی کذب بیانیاں ان پر آشکار کرنے کے لئے اخبار "الفضل" پہونچایا جائے۔ اور اپنی جماعت سے چندہ فراہم کرکے اس کے ذریعہ ایسی جگہوں پر جہاں احمدی نہیں، سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مبلغوں، عہدہ داروں اور معزز افراد کی سفارش پر ان شریف غیر احمدیوں کے نام اخبار "الفضل" کچھ مدت کے لئے جاری کرایا جائے جو وعدہ کریں۔ کہ وہ "الفضل" کا ضرور مطالعہ کرینگے۔ اور دوسروں کو مطالعہ کے لئے دینگے چونکہ یہ تجویز نہایت مفید اور پسندیدہ ہے۔ اس لئے احباب کوشش کریں کہ "الفضل" کی اس رنگ میں اشاعت کی جائے۔ پس احباب اس تحریک میں ضرور حصہ لیں۔ اور جتنے عرصہ کے لئے پرچہ جاری کرانا چاہیں۔ اتنے عرصہ کی قیمت منیجر الفضل کو بھیجدیں۔ اور ساتھ ہی وہ پتہ بھی لکھدیں۔ جہاں پرچہ بھیجا جائے۔ یا دفتر منیجر خود موزوں و مناسب اصحاب کے نام جاری کردیگا۔ امید ہے۔ کہ احباب اس نہایت ہی اہم اور ضروری تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی طرف متوجہ ہو کر عنداللہ ماجور ہونگے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

احراریوں کی حکومت کو دھمکی اور جماعت احمدیہ کی انتہائی دلآزاری

امرتسر ۲۵ اپریل۔ کل رات بعد نماز عشا مسجد خیردین میں احراریوں کا جلسہ ہوا۔ جس میں عبدالرحیم عاجز نے پنجابی میں ایک نہایت ہی سوقیانہ اور دھمکی آمیز نظم پڑھی جس کا مفہوم یہ تھا۔

گورنمنٹ کان کھول کر سن لے۔ بخاری کو قید کرنا آسان کام نہیں ہے۔ اسے قید کرکے گورنمنٹ پچھتائیگی بخاری کو قید کرنا بجھی ہوئی آگ کو سلگانا ہے گورنمنٹ اس چنگاری سے بچے ورنہ اس کے لئے اچھا نہ ہوگا۔ گورنمنٹ قادیانیوں کی سرپرستی چھوڑ دے۔ ہم قادیانیوں کی مکاری۔ دجل اور عیاری مٹائینگے۔ خواہ ہماری جانیں چلی جائیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ اسکے بعد سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے تقریر کی۔ جس میں کہا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ قادیانیوں سے ہمارا فروعی اختلاف ہے میں کہتا ہوں۔ ہمارا اصولی اختلاف ہے ہم خدا کو نہیں جانتے ہمارے لئے صرف محمد رسول اللہ ہے۔ مرزا کی نبوت سرکاری ہے۔ سرکار نے نبی بنایا ہے۔ اس لئے ہم نہیں مانتے کیونکہ یہ ۱۸۵۷ء کے بعد نبوت ہوئی ہے۔ ضرور انگریزوں کی سازش ہے ۱۸۵۷ء سے قبل کسی نے دعویٰ نبوت نہیں کیا۔ یہ نبوت گورنمنٹ برطانیہ نے کھڑی کی ہے۔ میرے پاس اگر روپیہ ہو۔ تو مرزا محمود کی کوئی بیوی اس کے پاس نہ رہے۔ سب بخاری لے آئے۔

مرزائیوں نے گیارہ لاکھ چندہ جمع کر لیا ہے۔ تم نے ۱۱ ہزار بھی نہیں کیا۔ بلکہ نہیں کر سکتے۔ چندہ اکٹھا کرکے دو۔ امداد کی ضرورت ہے۔ ابھی کام کی ابتدا بھی نہیں ہوئی۔ مسلمانو! سب عکر تہیہ کرلو۔ کہ تختہ دنیا پر کوئی مرزائی نہ رہے۔ اے تعلیم یافتہ مسلمانو! اور کلرکی کے کل پرزے بننے والے مسلمانو! مرزائی تم سے کہتے ہیں۔ کہ نبوت رحمت ہے رحمت بند نہیں ہونی چاہیے۔ اور تم فوراً ماننے کیلئے تیار ہو جاتے ہو۔ آج بخاری سے جواب سیکھ لو۔ نبوت رحمت نہیں ہے۔ بلکہ عذاب ہے۔ زحمت ہے جیسے مسلسل بارش۔

مسلمانو! چندہ دو۔ سب مال و جان مجھے دیدو۔ اگر اور کچھ نہیں دے سکتے۔ تو آٹھویں دن کے گوشت کے پیسے دیدو۔

360

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلکتہ کے عیسائیوں میں تبلیغ اسلام

فضیلت اسلام پر علامہ عبدالقادر صاحب ایم اے احمدی کا لیکچر

کلکتہ ۲۲ اپریل۔ گذشتہ جنگ نے جہاں بہت سے سیاسی اور اقتصادی نتائج پیدا کیے۔ وہاں مذہبی امور پر بھی اس کا بڑا اثر پڑا ہے۔ خاصکر عیسائیت اس سے زیادہ متاثر ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جنگ عظیم کے بعد یوروپ و امریکہ میں بہتیری سوسائٹیاں اس غرض کے لئے قائم ہوئی ہیں۔ کہ آئندہ جنگوں کا سدباب کیا جائے تاکہ انسان درندگی اور بہیمیت کو چھوڑ کر امن اور آشتی کی راہ اختیار کرے۔ منجملہ ان سوسائٹیوں کے ٹاک ایچ (ٹی۔ او۔ سی۔ ایچ) سوسائٹی بھی ہے۔ جس کے بہت بڑے بڑے مرکز مغربی ممالک میں پائے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں بمبئی اور کلکتہ جیسے شہروں میں ابھی اس کے مرکز قائم ہوئے ہیں۔ اس سوسائٹی کے ممبر عموماً اعلیٰ طبقہ کے یورپین ہوتے ہیں۔ جو یورپ کی موجودہ سیاست سے بیزار اور کلیسا کے مذہبی پروپیگنڈا سے متنفر ہیں۔

یہاں کی سوسائٹی نے حال ہی میں علامہ پروفیسر عبدالقادر صاحب احمدی ایم۔ اے۔ منشی فاضل۔ مولوی فاضل پروفیسر اسلامیہ کالج کلکتہ سے خواہش ظاہر کی۔ کہ وہ اسلام کے متعلق اس سوسائٹی کے ممبروں کو صحیح معلومات بہم پہنچانے کے لئے ایک لیکچر دیں۔ پروفیسر صاحب موصوف نے اس سوسائٹی کے ممبروں کے سامنے "اسلام اور اس کے قیام امن کے متعلق خدمات" پر تقریر فرمائی جس میں قرآن شریف اور احادیث صحیحہ کے حوالے سے یہ بات واضح طور پر ثابت کی۔ کہ اسلام ہی ایسا مذہب ہے۔ جو اپنے اعتقادات اور اعمال دونوں کے ذریعہ قوموں کی باہمی کشاکش اور تنافر کو مٹانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور معاندانہ جذبات کو کم کرتا ہے۔ نہ صرف عبادات کے ذریعہ اسلام اس مقصد کے حصول میں مدد دیتا ہے۔ بلکہ معاشرتی قانون۔ مثلاً حرمت ربا۔ ممانعت شراب خوری و قمار بازی کے ذریعہ بھی افراد کی زندگی کو پر امن اور غیر مضر رساں بنانے کی کوشش کرتا ہے۔

علامہ موصوف نے تاریخی طور پر یہ بھی ثابت کیا۔ کہ اسلام نے تھوڑے عرصہ میں دنیا کی مختلف قوموں عرب۔ ایرانی۔ تاتاری۔ ترک۔ ویلم اور مغول کو ایک متحدہ نظام میں منسلک کر دیا۔ لیکچر کے اختتام پر بہت دلچسپ سوالات کئے گئے۔ جن کے تشفی بخش جواب قابل لیکچرار نے دیئے۔

سکرٹری صاحب سوسائٹی مذکور نے جو خط علامہ موصوف کو لیکچر کے بعد لکھا ہے۔ اس میں بڑی وضاحت سے اس امر کا اعتراف کیا ہے۔ کہ آپ کے لیکچر کے ذریعہ اسلام کے متعلق جو غلط خیالات سالہا سال سے ہم لوگوں کے تھے۔ وہ بالکل رفع ہو گئے ہیں۔ (نامہ نگار)

سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے مقدمہ کی کارروائی

کس طرح عمل میں آئی

گورداسپور ۲۵ اپریل۔ آج دیوان سکھانند صاحب سپیشل مجسٹریٹ نے سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کو چھ ماہ قید سخت کا حکم سنایا۔ اور بی کلاس دی۔ ملزم نے اسی وقت ڈپٹی کمشنر کے ضمانت کی درخواست پیش کر دی۔ اور ڈپٹی کمشنر نے فوراً ضمانت لے لی۔ اور ملزم کو رہا کر دیا۔ چھ ہزار کی ضمانت لی گئی ہے۔ یہ ضمانت تا فیصلہ اپیل رہے گی۔ اپیل کی سماعت سشن جج کرے گا۔ آج چونکہ سشن جج موجود نہ تھا اور اپنا اختیار ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو دے گیا تھا۔ اس لئے درخواست ضمانت اس کے پیش ہوئی۔ گویا ملزم ایک منٹ بھی قید میں نہیں رکھا گیا۔ ہتھکڑی بھی نہیں لگائی گئی تھی۔ کہ ضمانت منظور کر لی گئی۔ ضمانت کے متعلق سرکاری وکیل کو نوٹس دینے کی ضرورت تھی۔ وہ بھی زبانی نوٹس ہی دے دیا۔ یعنی اردلی کو سرکاری وکیل کے بلانے کے لئے بھیج دیا۔ اور اسی وقت درخواست ضمانت کا فیصلہ کر کے ضمانت لے لی۔ (نامہ نگار)

آنریبل چوہدری ظفر اللہ خان صاحب

کو

جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے مبارکباد کا تار

حسب ذیل تار جماعت احمدیہ کلکتہ نے جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی خدمت میں بھیجا۔

انجمن احمدیہ کلکتہ آپ کے گورنمنٹ آف انڈیا میں اس ممتاز عہدہ کا چارج لینے پر دلی مسرت اور خلوص سے ہدیہ تہنیت پیش کرتی ہے۔ اور امید رکھتی ہے۔ کہ آپ کی یہ سرفرازی دیگر بہت سی ترقیوں اور سرفرازیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو گی۔ ہم تمام ممبران انجمن احمدیہ دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ آپ کو اپنی قوم مذہب اور ملک کی بیش بہا خدمات سرانجام دینے کے لئے مدت مدید تک زندہ رکھے۔ (نامہ نگار)

قلعہ سوبھا سنگھ میں احراریوں کی ناکامی

اور

اخبار "احسان" کی کذب بیانی

اخبار احسان کے ایک گذشتہ پرچہ میں قصبہ قلعہ سوبھا سنگھ میں ایک مناظرے کے متعلق چند سطور ہماری نظر سے گزریں۔ جنکو پڑھ کر ہم حیران رہ گئے۔ کہ کس طرح یہ لوگ مسلمان اور حامیٔ دین متین کہلا کر کذب صریح اور دروغ بے فروغ کو شیر مادر کی طرح سمجھ لیتے ہیں۔ لکھا تھا۔ کہ ۳۰ مارچ ۱۹۳۵ء کی شام کو شیخ کرامت علی صاحب کی زیر صدارت۔ غلام محمد شوخ نے ماسٹر صابر علی مرزائی سے مناظرہ کیا۔ مرزائی دوران مناظرہ میں میدان چھوڑ کر فرار ہو گیا۔ مگر یہاں قطعاً کوئی مناظرہ نہیں ہوا۔ بلکہ یکطرفہ جلسہ کیا گیا۔ جس میں غلام محمد شوخ نے حضرت مرزا صاحب کی ذات اور پیشگوئیوں وغیرہ پر بالکل لغو اور بیہودہ اعتراض کئے۔ یہ جلسہ مذہبی اغراض کے پیش نظر نہیں کیا گیا تھا۔ بلکہ ایک احمدی امیدوار ممبر کمیٹی کے خلاف انتہائی پروپیگنڈا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود احمدیوں کو مدعو کرنے اور سوالات کا موقعہ دینے کا پختہ وعدہ کرنے کے بانیان جلسہ نے وقت دینے سے انکار کر دیا۔ تاکہ "لوگوں پر مخالف اثر قائم رہے۔" اس پر احمدی احباب اٹھ کر چلے گئے۔ مگر اخبار مذکور میں صریح کذب بیانی سے کام لیکر شائع کرا دیا۔ کہ مناظرہ ہوا۔ اور مرزائی مناظر دوران مناظرہ میں فرار ہو گیا۔ اس قسم کی انتہائی کوششوں اور خلاف بیانیوں کے باوجود ۱۰ اپریل کو احمدی امیدوار کامیاب ہو گیا۔ کیا احسان کا کاذب نامہ نگار بتا سکتا ہے۔ کہ اگر مناظرہ ہوا۔ تو احمدیوں کی طرف سے پریذیڈنٹ کون تھا۔ مضمون زیر بحث کیا تھا۔ شرائط مناظرہ کیا تھیں۔ تقسیم وقت کس طرح کی گئی۔ مدعی کونسا فریق تھا۔ مناظرہ میں اندازاً احمدیوں کی کتنی تعداد تھی۔ حفظ امن کا کیا انتظام تھا۔ خاکساران (۱) محمد رمضان ڈار دبیر احمدی (۲) ایشر داس (آریہ)

احمدی احباب کو ضروری اطلاع

(۴)

ایس ظہور احمد اینڈ سنز احمدی ہیں۔ تجارتی کاروبار کو وسعت دینے کے لئے ان کے ٹریولنگ ایجنٹس دورہ کرنے والے ہیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ احمدی احباب اگر ان کی مناسب امداد ترقی تجارت کے لئے کریں "تو مجھے خوشی ہو گی۔" احباب کو چاہیئے۔ کہ ایس ظہور احمد صاحب اینڈ سنز کا ٹریولنگ ایجنٹ جس جس شہر میں جائے۔ احمدی احباب اس کی پوری امداد کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خریداران الفضل جن کو وی پی ہونگے

گذشتہ سے پیوستہ

۹۱۸۲ شیخ انعام اللہ صاحب
۹۴۶۰ بشیر احمد صاحب
۹۴۷۵ محمدی بیگم صاحبہ
۹۴۸۲ خواجہ محمد شریف صاحب
۹۴۸۴ خانبہادر شیخ منہاج الدین صاحب
۹۴۸۵ عنایت اللہ صاحب
۹۴۹۸ عمر علی خان صاحب
۹۵۰۰ چوہدری محمد حسین صاحب
۹۵۰۵ شیخ محمد حسین صاحب
۹۵۰۸ مستری محمد حسین صاحب
۹۵۱۲ چوہدری امیر علی صاحب
۹۵۱۳ غلام حسین صاحب
۹۵۲۷ کے ڈین صاحب
۹۵۲۴ خانصاحب عبد العلیم صاحب
۹۵۲۸ ملک نبی محمد صاحب
۹۵۲۹ ایم عظیم خان صاحب
۹۵۳۲ رشید احمد صاحب
۹۵۳۵ فیروز احمد صاحب
۹۵۳۶ چوہدری علی گوہر صاحب
۹۵۳۹ محمد عبد العزیز صاحب
۹۵۴۵ شیخ فیروز الدین صاحب
۹۵۵۴ بزار رشید احمد صاحب
۹۵۵۷ ملک غلام مہدی خانصاحب
۹۵۶۳ جمعدار عبد اللہ خانصاحب
۹۵۶۴ محمد حسین خان صاحب
۹۵۷۱ چراغ الدین صاحب
۹۵۷۴ خان صاحب فقیر محمد صاحب
۹۵۸۵ شیخ غلام احمد صاحب
۹۵۸۷ مولوی عبد المجید صاحب
۹۵۹۳ مولوی محمد فضل صاحب
۹۵۹۷ ڈاکٹر اقبال علی صاحب
۹۵۹۰ سید تاج حسین صاحب
۹۶۰۰ محمد ابراہیم صاحب
۹۶۰۱ شیخ اقبال الدین صاحب
۹۶۰۵ مولوی محمد علی صاحب
۹۶۰۶ محمد عبد اللہ و سراج الدین
۹۶۰۸ چوہدری محمد اسحٰق صاحب
۹۶۱۵ ڈاکٹر عطا محمد صاحب
۹۶۲۰ چوہدری محمد دین صاحب
۹۶۲۱ شیر محمد خان صاحب

۹۶۲۸ منشی محمد ابراہیم صاحب
۹۶۳۸ عنایت اللہ صاحب
۹۶۴۶ سردار محمد نواز خانصاحب
۹۶۵۰ چوہدری خدا بخش صاحب
۹۶۵۳ حافظ فیض محمد صاحب
۹۶۵۵ فضل حق خان صاحب
۹۶۵۶ میاں احزاب گل صاحب
۹۶۶۴ حوالدار بھنڈے خانصاحب
۹۶۶۹ میاں اللہ رکھا صاحب
۹۶۷۰ مستری رحیم اللہ صاحب
۹۶۷۴ چوہدری محمد عبد اللہ صاحب
۹۶۷۶ میاں محمد الدین صاحب
۹۶۸۴ ملک عزیز احمد صاحب
۹۶۸۹ سکرٹری جماعت احمدیہ
۹۷۰۶ سردار شیر بہادر خانصاحب
۹۷۰۸ نور محمد صاحب
۹۷۰۹ خان ظفر الحق صاحب
۹۷۱۱ اے ایم ملک صاحب
۹۷۱۵ خان عبد اللہ خانصاحب
۹۷۳۳ چوہدری غلام احمد صاحب
۹۷۴۰ غلام قادر خان صاحب
۹۷۴۴ محمد اسمٰعیل صاحب
۹۷۴۵ محمد اسمٰعیل صاحب
۹۷۴۸ چوہدری محمد حیات صاحب
۹۸۰۰ سید افضل علی صاحب
۹۸۰۲ سید رسول شاہ صاحب
۹۸۰۷ منشی محمد اسمٰعیل صاحب
۹۸۰۹ محمد یوسف صاحب
۹۸۱۴ حاجی الیاس نور محمد صاحب
۹۸۲۵ فیروز الدین صاحب
۱۰۱۱۸ سلیم احمد صاحب
۱۰۱۱۰ سید منور شاہ صاحب
۱۰۱۹۳ ڈاکٹر اے اے بشیری
۱۰۱۹۸ چوہدری فتح محمد صاحب
۱۰۲۰۱ احمد اللہ صاحب
۱۰۲۰۶ خانصاحب چوہدری محمد سعید صاحب
۱۰۲۱۰ سید مصطفیٰ حسین صاحب
۱۰۲۱۱ محی الدین صاحب
۱۰۲۲۵ چوہدری غلام عباس صاحب

۱۰۲۲۹ سید علی محمد صاحب
۱۰۲۳۳ امام الدین صاحب
۱۰۲۳۴ چوہدری عمر الدین صاحب
۱۰۲۳۷ مولوی عمر الدین صاحب
۱۰۲۳۸ فتح محمد خان صاحب
۱۰۲۵۵ واحد بخش صاحب
۱۰۲۵۷ سید اللہ دتہ صاحب
۱۰۲۶۰ ڈاکٹر نذیر احمد خانصاحب
۱۰۲۶۶ بشیر احمد صاحب
۱۰۲۷۰ غلام رسول صاحب
۱۰۲۷۴ عظیم الدین صاحب
۱۰۲۷۵ میجر ملک محمد حسین صاحب
۱۰۲۸۲ کمال احمد صاحب
۱۰۲۸۴ سلطان علی صاحب
۱۰۲۸۷ محمد عثمان صاحب
۱۰۲۸۸ ثناء اللہ صاحب
۱۰۲۸۹ غلام مولا خادم صاحب
۱۰۲۹۴ منشی میراں بخش صاحب
۱۰۲۹۶ شیخ اللہ بخش صاحب
۱۰۳۰۰ محمد یوسف صاحب
۱۰۳۰۱ غلام احمد صاحب
۱۰۳۰۶ سکرٹری صاحب
۱۰۳۰۷ میر غلام محمد صاحب
۱۰۳۰۸ ڈاکٹر فیض اللہ صاحب
۱۰۳۰۹ سید ابن حسین صاحب
۱۰۳۱۶ مستری محمد عالم صاحب
۱۰۳۱۸ چوہدری محمد یوسف صاحب
۱۰۳۲۰ عبد الواحد خانصاحب
۱۰۳۲۱ بابو فقیر علی صاحب
۱۰۳۲۴ محمد شمس الدین صاحب
۱۰۳۲۶ پی کنجی کویا
۱۰۳۳۰ ملک محمد یوسف صاحب
۱۰۳۳۳ ایم ایل مارکر
۱۰۳۳۵ ایم محمد عمر صاحب
۱۰۳۳۹ لفٹنٹ جی اے صاحب
۱۰۳۴۰ چوہدری غلام حیدر صاحب
۱۰۳۴۲ چوہدری محمد تقی صاحب
۱۰۳۴۹ غلام رسول صاحب
۱۰۳۵۱ ایم بشیر احمد صاحب

۱۰۳۵۲ غلام مرتضیٰ صاحب
۱۰۳۵۴ مولوی عبد الکریم صاحب
۱۰۳۵۵ محمد شریف صاحب
۱۰۳۵۸ ماسٹر حسن دین صاحب
۱۰۳۵۹ ماسٹر علی محمد صاحب
۱۰۳۶۲ بی بی شکیلہ صاحبہ
۱۰۳۶۵ غلام احمد صاحب
۱۰۳۶۶ محمد عارف صاحب
۱۰۳۷۱ قطب الدین صاحب
۱۰۳۸۰ خانصاحب منظور صاحب
۱۰۳۸۲ غلام رسول صاحب
۱۰۳۸۳ اے الیف خان
۱۰۳۸۶ خان عبد المجید خان
۱۰۳۸۷ منشی حبیب اللہ صاحب
۱۰۳۸۹ عبد الحمید صاحب
۱۰۳۹۰ مولوی عبد الکریم خانصاحب
۱۰۳۹۲ نذیر الدین صاحب
۱۰۳۹۴ سکرٹری صاحب بن باجوہ
۱۰۳۹۵ غیور احمد خانصاحب
۱۰۳۹۸ سکرٹری صاحب چہور
۱۰۴۰۰ چوہدری فضل الٰہی صاحب
۱۰۴۰۳ سعید احمد خان صاحب
۱۰۴۰۴ نیاز الدین صاحب
۱۰۴۰۵ مہر الدین صاحب
۱۰۴۰۹ بابو مبارک احمد صاحب
۱۰۴۱۱ اے اے مستری
۱۰۴۱۲ عبد المجید صاحب
۱۰۴۱۳ بابو نصیر احمد صاحب
۱۰۴۱۴ پیر محمد شاہ صاحب
۱۰۴۱۶ محمد آئین فضل الرحمٰن
۱۰۴۱۸ ایم ظہور الدین صاحب
۱۰۴۲۱ محمد الدین صاحب
۱۰۴۳۱ محمد ظہور صاحب
۱۰۴۳۲ محمد بخش صاحب
۱۰۴۳۴ عبد السلام صاحب
۱۰۴۳۵ چوہدری علی محمد صاحب
۱۰۴۴۳ عبد الرزاق صاحب
۱۰۴۴۵ عبد المجید خان صاحب
۱۰۴۵۶ بابو عبد اللطیف صاحب
۱۰۴۵۸ افتخار حسین صاحب
۱۰۴۵۹ محمد بخش صاحب
۱۰۴۶۰ بابو غلام جیلانی صاحب
۱۰۴۶۵ منشی محمد دین صاحب

۱۰۴۶۸ بیت الناصر
۱۰۴۶۹ حکیم محمد عبد اللہ صاحب
۱۰۴۷۱ شیخ خان محمد صاحب
۱۰۴۷۳ عبد الرحیم صاحب
۱۰۴۷۴ غلام محمد صاحب
۱۰۴۷۵ منشی احمد الدین صاحب
۱۰۴۷۷ خدا بخش صاحب
۱۰۴۸۰ میاں اللہ دتہ صاحب
۱۰۴۸۳ سید احمد صاحب
۱۰۴۸۴ محمد مستقیم صاحب
۱۰۴۹۰ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۰۴۹۳ نواب محمد عبد اللہ خانصاحب
۱۰۴۹۴ سلیم اللہ صاحب
۱۰۴۹۶ مستری اللہ رکھا صاحب
۱۰۴۹۷ عبد السلام صاحب
۱۰۴۹۸ منظور احمد صاحب
۱۰۵۰۱ حکیم نواب خان صاحب
۱۰۵۰۲ بابو رحمت اللہ صاحب
۱۰۵۰۳ خواجہ شمس الدین صاحب
۱۰۵۰۶ محمد رشید خانصاحب
۱۰۵۰۹ خلیفہ کمال الدین صاحب
۱۰۵۱۰ اہلیہ صاحبہ چوہدری
محمد نذیر خان صاحب
۱۰۵۱۱ ایم بشیر الدین صاحب
۱۰۵۱۴ بابو محمد سعید صاحب
۱۰۵۱۵ مولوی عبد الحفیظ صاحب
۱۰۵۱۶ مولوی محمود خان صاحب
۱۰۵۱۷ چوہدری عزیز حسن صاحب
۱۰۵۱۸ شیخ عبد الحفیظ صاحب
۱۰۵۲۰ محمد سعید صاحب
۱۰۵۲۱ منشی خلیل الرحمٰن صاحب
۱۰۵۲۲ اید دلاور حسین شاہ
۱۰۵۲۳ مستری شہاب الدین صاحب
۱۰۵۲۴ بابو شاہ محمد صاحب
۱۰۵۲۶ سید علی اصغر شاہ صاحب
۱۰۵۲۷ سید محمد صاحب
۱۰۵۲۸ ایم محمد بخش صاحب
۱۰۵۲۹ منشی نور الدین صاحب
۱۰۵۳۲ چوہدری اے حمید صاحب
۱۰۵۳۴ " محمد علی صاحب
۱۰۵۳۶ مستری غلام نبی صاحب
۱۰۵۳۸ ڈاکٹر عبد الحق صاحب
۱۰۵۴۰ بابو عبد الکریم صاحب
۱۰۵۴۱ حکیم محمد جمیل صاحب

۱۰۵۴۴ محکم دین صاحب
۱۰۵۴۵ عبد الحکیم صاحب
۱۰۵۴۶ محمد محسن صاحب
۱۰۵۴۷ عبد المالک صاحب
۱۰۵۴۸ چوہدری دوست محمد صاحب
۱۰۵۴۹ ڈاکٹر عبد السمیع صاحب
۱۰۵۵۰ نبی احمد صاحب
۱۰۵۵۲ بشارت ربانی صاحب
۱۰۵۵۳ عبد الکریم صاحب
۱۰۵۵۴ عبد الکریم صاحب
۱۰۵۵۶ عبد القادر صاحب
۱۰۵۵۷ چوہدری محمد منصور صاحب
۱۰۵۵۸ چوہدری یوسف علی خان
۱۰۵۵۹ اید محمد عبد الحمید صاحب
۱۰۵۶۰ سردار علی شاہ صاحب
۱۰۵۶۱ اسعاد الدین صاحب
۱۰۵۶۲ حیدر شاہ صاحب
۱۰۵۶۵ نند سنگھہ صاحب
۱۰۵۶۶ رحمت علی صاحب
۱۰۵۶۷ چوہدری محمد فیروز صاحب
۱۰۵۷۰ اللہ دتہ صاحب
۱۰۵۷۱ عبد المالک صاحب
۱۰۵۷۲ بابو نصیر الحق صاحب
۱۰۵۷۴ مولوی محمد عرفان صاحب
۱۰۵۷۵ اے کے ملک صاحب
۱۰۵۷۶ ضیاء الدین احمد صاحب
۱۰۵۷۷ ایم مظفر احمد صاحب
۱۰۵۷۸ چوہدری عبد اللہ خانصاحب
۱۰۵۸۱ میاں خوشی محمد صاحب
۱۰۵۸۲ عبد الرحیم صاحب
۱۰۵۸۳ محمد نواز خان صاحب
۱۰۵۸۴ احمد مختار صاحب
۱۰۵۸۵ ایم موسیٰ صاحب
۱۰۵۸۶ راجہ محمود احمد خانصاحب
۱۰۵۸۷ غلام قادر صاحب
۱۰۵۸۸ امانت علی صاحب
۱۰۵۹۱ ایم رفیع اللہ صاحب
۱۰۵۹۳ کریم بخش صاحب
۱۰۵۹۴ میر محمد صاحب
۱۰۵۹۹ عبد الرحمٰن صاحب
۱۰۶۰۰ میر سید احمد خان صاحب
۱۰۶۰۱ ڈاکٹر شفیع احمد صاحب
۱۰۶۰۲ غلام علی صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

361

۱۰۶۰۳ شیخ نبی بخش صاحب
۱۰۶۰۴ غلام مصطفیٰ صاحب
۱۰۶۰۵ رحمت خان صاحب
۱۰۶۰۶ فضل الٰہی صاحب
۱۰۶۰۷ محمد حسین صاحب
۱۰۶۰۸ فضل الٰہی صاحب
۱۰۶۰۹ محمد یوسف صاحب
۱۰۶۱۱ ایس ابراہیم صاحب
۱۰۶۱۳ مرزا غلام قادر صاحب
۱۰۶۱۴ کریم بخش صاحب
۱۰۶۱۶ شیخ بشیر احمد صاحب
۱۰۶۱۷ عبدالرشید صاحب
۱۰۶۲۰ سمیع اللہ صاحب
۱۰۶۲۳ نظام الدین صاحب
۱۰۶۲۴ صوبے خان صاحب
۱۰۶۳۴ ثناء اللہ صاحب
۱۰۶۳۶ اکبر خان صاحب
۱۰۶۳۷ ملک عبداللہ خان صاحب
۱۰۶۴۲ محمد یعقوب صاحب
۱۰۶۴۴ قاضی ظہور اللہ صاحب
۱۰۶۴۵ (افسر انچارج) پولیٹیکل سکرٹریٹ
۱۰۶۴۶ بشیر احمد صاحب
۱۰۶۴۸ جمعدار مظفر احمد صاحب
۱۰۶۴۹ عبید اللہ صاحب
۱۰۶۵۰ غلام محمد صاحب
۱۰۶۵۱ غلام غوث صاحب
۱۰۶۵۲ عبدالرحیم صاحب
۱۰۶۵۳ محمد اصغر علی صاحب
۱۰۶۵۴ ملک عبدالعزیز صاحب
۱۰۶۵۶ اہل پردہ
۱۰۶۵۷ سلطان محمد صاحب
۱۰۶۵۸ بابو غلام محمد صاحب
۱۰۶۵۹ نذر علی شاہ صاحب
۱۰۶۶۱ محمد رفیق صاحب
۱۰۶۶۲ ملک برکت اللہ صاحب
۱۰۶۶۴ عبدالغنی صاحب
۱۰۶۶۷ ملک عبدالعزیز صاحب
۱۰۶۶۸ علم الدین صاحب
۱۰۶۶۹ شیخ محمد سعید صاحب
۱۰۶۷۰ حکیم محمد اسمٰعیل صاحب
۱۰۶۷۱ حافظ محمد حسین خانصاحب
۱۰۶۷۲ حسین بخش صاحب

۱۰۶۷۳ شیر خان صاحب
۱۰۶۷۴ چوہدری فضل داد صاحب
۱۰۶۷۵ مرزا محمد حسن صاحب
۱۰۶۷۷ محمد صدیق صاحب
۱۰۶۷۸ سید عبدالغفور صاحب
۱۰۶۷۹ چوہدری ظفر احمد صاحب
۱۰۶۸۰ عبداللطیف صاحب
۱۰۶۸۲ صوبیدار ڈاکٹر ظفر حسین صاحب
۱۰۶۸۳ غلام قادر خان صاحب
۱۰۶۸۴ نذیر احمد صاحب
۱۰۶۸۷ غلام رسول صاحب
۱۰۶۸۸ محمد اکبر خان صاحب
۱۰۶۸۹ سید ناظر حسین صاحب
۱۰۶۹۱ کرم الدین صاحب
۱۰۶۹۶ امام الدین صاحب
۱۰۶۹۷ محمد عبداللہ صاحب
۱۰۶۹۸ منشی محمد اسمٰعیل صاحب
۱۰۶۹۹ قاضی عماد الحق صاحب
۱۰۷۰۰ عبدالرشید صاحب
۱۰۷۰۳ چوہدری کرم الٰہی صاحب
۱۰۷۰۶ ملک محمد رفیق صاحب
۱۰۷۰۸ احمد برادرز
۱۰۷۱۱ ملک صلاح الدین صاحب
۱۰۷۱۴ خورشید بیگم صاحبہ
۱۰۷۱۶ سعد اللہ خان صاحب
۱۰۷۲۰ قاضی محمود الحسن صاحب
۱۰۷۲۱ حافظ سخاوت علی صاحب
۱۰۷۲۲ صاحب حسین صاحب
۱۰۷۲۳ چوہدری رحمت خان
۱۰۷۲۷ پیر محمد سعید شاہ صاحب
۱۰۷۲۸ لال خان صاحب
۱۰۷۲۹ ملک عبدالرحیم صاحب
۱۰۷۳۰ ملک بہاول شیر صاحب
۱۰۷۳۱ شیخ ابراہیم صاحب
۱۰۷۳۲ محمد شفیع صاحب
۱۰۷۳۵ محمد نبی صاحب
۱۰۷۳۶ سیٹھ قاسم تار محمد صاحب
۱۰۷۴۱ سیٹھ عبداللطیف صاحب
۱۰۷۴۲ مرزا سلطان احمد صاحب
۱۰۷۴۸ گل محمد خان صاحب
۱۰۷۴۹ راجہ فضل داد خانصاحب
۱۰۷۵۲ ناظم صاحب
۱۰۷۵۳ مولوی عبدالغنی صاحب

۱۰۷۵۶ عبدالقاسم صاحب
۱۰۷۵۷ عبدالعظیم صاحب
۱۰۷۵۸ سکرٹری صاحب
۱۰۷۶۰ سکرٹری صاحب
[illegible] مسلم دارالمطالعہ
۱۰۷۶۲ چوہدری عبداللہ خاں
۱۰۷۶۳ سید حسن صاحب
۱۰۷۶۴ علی محمد صاحب
۱۰۷۶۵ مرزا فیض احمد صاحب
۱۰۷۶۶ چوہدری محمد ابراہیم صاحب
۱۰۷۷۲ " علی محمد صاحب
۱۰۷۷۵ " غلام رسول صاحب
۱۰۷۷۶ سید فضل الرحمٰن صاحب
۱۰۷۷۷ مرزا محمد زمان صاحب
۱۰۷۷۸ بابو ولی محمد صاحب
۱۰۷۷۹ محمد صادق صاحب
۱۰۷۸۰ عبدالرحمٰن صاحب
۱۰۷۸۱ ملک تاج حسین صاحب
۱۰۷۸۳ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
۱۰۷۸۴ شیخ منور حسین صاحب
۱۰۷۸۵ سید مہدی حسن صاحب
۱۰۷۸۶ عالمگیر صاحب
۱۰۷۸۸ حکیم ایم اے خلیل
۱۰۷۹۰ محمد الدین صاحب
۱۰۷۹۱ ملک محمد اسمٰعیل صاحب
۱۰۷۹۲ محمد اسحٰق صاحب
۱۰۷۹۳ ڈاکٹر رحمت علی صاحب
۱۰۷۹۵ عبدالکریم صاحب
۱۰۷۹۷ غلام جیلانی صاحب
۱۰۷۹۸ ڈاکٹر محمد سعید صاحب
۱۰۷۹۹ مولوی فتح علی صاحب
۱۰۸۰۰ اللہ داد خان صاحب
۱۰۸۰۱ عبدالغفور صاحب
۱۰۸۰۳ محمد یعقوب صاحب
۱۰۸۰۵ ایم بشیر احمد صاحب
۱۰۸۱۰ سید محمد علی شاہ صاحب
۱۰۸۱۲ سید رشید احمد صاحب
۱۰۸۱۳ مستری محمد حسن صاحب
۱۰۸۱۴ عزیز احمد صاحب
۱۰۸۱۵ چوہدری علی محمد صاحب
۱۰۸۱۶ محمد صدیق صاحب
۱۰۸۲۱ نور حسین صاحب
۱۰۸۲۳ بشیر احمد صاحب

۱۰۸۲۴ ڈاکٹر شمس الدین صاحب
۱۰۸۲۵ فقیر اللہ صاحب
۱۰۸۲۶ غلام محمد شفیع خاں
۱۰۸۲۹ غلام رسول صاحب
۱۰۸۳۰ ملک محمد حیات خان
۱۰۸۳۱ احمد دین صاحب
۱۰۸۳۴ مستری غلام محمد صاحب
۱۰۸۳۵ مینجر احمدیہ لائبریری
۱۰۸۳۷ بابو محمد احمد صاحب
۱۰۸۳۹ سکرٹری صاحب
۱۰۸۴۰ پیر محمد اکبر صاحب
۱۰۸۴۲ الف دین صاحب
۱۰۸۴۳ ایس جیلانی
۱۰۸۴۴ عبدالغنی صاحب
۱۰۸۴۵ احمد حسین صاحب
۱۰۸۴۹ ملک عطاء الرحمٰن صاحب
۱۰۸۵۰ سید عزیز اللہ شاہ صاحب
۱۰۸۵۱ محمد علی صاحب
۱۰۸۵۳ عبدالسبوح صاحب
۱۰۸۵۵ مولوی محمد اسحٰق صاحب
۱۰۸۵۷ ایم رحمٰن بیگ صاحب
۱۰۸۵۸ خواجہ محمد اقبال صاحب
۱۰۸۵۹ سکرٹری میونسپلٹی
۱۰۸۶۰ شیخ علی بخش صاحب
۱۰۸۶۱ غلام حسین صاحب

۱۰۸۶۳ سید ولایت شاہ صاحب
۱۰۸۶۵ مولوی احمد علی خانصاحب
۱۰۸۶۷ نوازش علی صاحب
۱۰۸۶۸ لفٹننٹ خاں عبدالحمید خان
۱۰۸۷۰ پیر بشیر احمد صاحب
۱۰۸۷۴ امیر الدین صاحب
۱۰۸۸۰ ملک محمود خان صاحب
۱۰۸۸۱ ایم عبدالستار صاحب
۱۰۸۸۳ سید وزیر صاحب
۱۰۸۸۴ میر شکور اللہ صاحب
۱۰۸۸۵ اللہ بخش صاحب
۱۰۸۸۶ فتح محمد صاحب
۱۰۸۸۷ محمد سلیمان صاحب
۱۰۸۸۹ عبدالکریم صاحب
۱۰۸۹۰ عبدالعزیز خانصاحب
۱۰۸۹۱ علی محمد صاحب
۱۰۸۹۲ شیر محمد صاحب
۱۰۸۹۳ آفتاب احمد صاحب
۱۰۸۹۴ حبیب اللہ خانصاحب
۱۰۸۹۷ لال خان جی صاحب
۱۰۸۹۸ حسین محمد صاحب
۱۰۸۹۹ عبدالرحیم صاحب
۱۰۹۰۱ چوہدری فضل دین صاحب
۱۰۹۰۲ بابو غلام نبی صاحب
۱۰۹۰۶ محمد نجیم خان صاحب

۱۰۹۰۷ سید ظہور حسین صاحب
۱۰۹۱۶ لائبریرین
۱۰۹۱۸ احمد علی صاحب
۱۰۹۱۹ محمد اعظم صاحب
۱۰۹۲۱ خانصاحب ایوب خاں
۱۰۹۲۶ شیخ فضل حق صاحب
۱۰۹۲۷ مس آئی چندرہ
۱۰۹۲۸ ماسٹر امام الدین صاحب
۱۰۹۳۰ مولوی محمد سعد اللہ صاحب
۱۰۹۳۱ ڈاکٹر محمد عبداللہ خان
۱۰۹۳۶ چوہدری فیض احمد صاحب
۱۰۹۴۲ نادر الدین صاحب
۱۰۹۴۳ بی اے چغتائی
۱۰۹۴۸ ظہور الدین صاحب
۱۰۹۴۹ عبدالحق صاحب
۱۰۹۵۰ عبدالرحمٰن صاحب
۱۰۹۵۱ محمد حسین صاحب
۱۰۹۵۳ خورشید علی صاحب
۱۰۹۵۵ عبدالواحد صاحب
۱۰۹۵۷ محمد یعقوب صاحب
۱۰۹۶۲ مرزا عزیز احمد صاحب
۱۰۹۶۳ ملک عبدالحق صاحب
۱۰۹۶۴ مسٹر قیوم الدین صاحب
۱۰۷۰۶ شیخ بشیر احمد صاحب
۱۰۷۱۳ شیخ عبدالحق صاحب
۱۰۸۵۶ فضل الرحمٰن صاحب

ایجنٹ صاحبان و احباب کرام سے

ضروری گزارش

اس پرچہ کے صفحہ اوّل پر حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے جس خطبہ کے متعلق اعلان کیا گیا ہے۔ چونکہ ضروری ہے۔ کہ اسے بکثرت شائع کیا جائے۔ اس لئے احباب زیادہ سے زیادہ پرچے فروخت کرنے کا انتظام کر کے فوراً مطلع فرمائیں۔ کہ کتنے پرچے ان کی خدمت میں بھیجے جائیں۔ اس پرچہ کے متعلق یہ رعایت دی جاتی ہے۔ کہ دس فیصدی کاپیاں فروخت نہ ہونے کی صورت میں واپس لے لی جائیں گی۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۵ اپریل برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ریمزے میکڈانلڈ نے نیشنل لیبر پارٹی کے آرگن "نیوز لیٹر" میں ایک مضمون شائع کرایا ہے جس میں لکھا ہے کہ جرمنی نے ایک ایسی حرکت کی ہے۔ جس سے یورپ میں باہمی اعتماد کے جذبات تباہ ہو گئے ہیں۔ اس لئے اس سڑک کو جو صلح اور امن کی طرف لے جانے والی ہے توڑ دیا ہے۔ اور اسے خطرات سے پر کر دیا ہے۔ اور آخر میں لکھا ہے۔ کہ کیا ہم امید رکھیں۔ جرمنی سٹریسا کانفرنس کے ریزولیوشنز کو عملی جامہ پہنا کر اپنی صلح پسندی کا ثبوت دیگا۔

لنڈن ۲۵ اپریل۔ چینی قزاق اور یورپین مشنریوں کو جو چائنا انلینڈ مشن سے تعلق رکھتے تھے۔ اٹھا کر لے گئے ہیں۔ اور مشن سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ ۸۵۰۰۰ پونڈ زر فدیہ ادا کر کے انہیں رہا کرالے۔ ورنہ ۹ مئی کو انہیں قتل کر دیا جائے گا مشن نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کوئی رقم ادا نہیں کرے گا۔ کیونکہ ایسا کرنا چین میں مقیم غیر ملکیوں کے مفاد کے لئے مضر ہوگا۔ مقامی حکام ممکن ہے کوئی معمولی سی رقم ادا کر دیں۔

حیدر آباد (دکن) ۲۴ اپریل۔ سر اکبر حیدری کو نواب ولی الدولہ بہادر کی وفات کے بعد ایگزیکیٹو کونسل کا نائب صدر مقرر کیا گیا ہے۔ اس سے قبل آپ مشیر مالیات اور ریلوے ممبر ہیں۔

نینی تال ۲۵ اپریل۔ گذشتہ دسمبر میں لیجسلیٹو کونسل نے قرضہ کے متعلق جو پانچ مسودے منظور کئے تھے۔ انہیں وائسرائے ہند نے منظور کر لیا ہے۔

وائنا ۲۴ اپریل۔ پروفیسر ڈیمل نے جو انتڑیوں کے امراض کے ماہر خصوصی ہیں۔ مسٹر سوبھاش چندر بوس کا اپریشن کیا۔ جو کامیاب رہا۔ ان کی حالت تسلی بخش ہے۔

الہ آباد ۲۵ اپریل۔ پنڈت مالوینے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ دنیا بھر میں صرف ہندوستان ہی ایک ایسا ملک ہے۔ جس میں غیر ملکی زبان ذریعہ تعلیم ہے حالانکہ اس ملک میں تمام تعلیم ہندی زبان میں دی جانی چاہیئے۔ بنارس یونیورسٹی میں ہندی میں ہی تعلیم دی جاتی ہے۔ سیٹھ جی۔ ڈی برلا نے ہندی کو فروغ دینے کے لئے یونیورسٹی کو پچاس ہزار روپیہ دیا ہے۔

ایتھنز۔ ۲۴ اپریل۔ پاپولاسس اور جنرل کماسس فوجی افسروں کو جن کے خلاف بغاوت کے الزام میں فوجی عدالت میں مقدمہ چل رہا تھا۔ گولی سے اڑا دیا گیا۔

پشاور۔ ۲۵ اپریل خان محمد اسلم خان خٹک برادر ڈسٹرکٹ آفیسر صوبہ سرحد کو اس صوبہ کا پبلسٹی آفیسر مقرر کیا گیا ہے۔ خان بہادر قلی خان پبلسٹی آفیسر ریٹائر ہونے سے قبل رخصت پر جا رہے ہیں۔

کراچی۔ ۲۴ اپریل۔ آثار و قرائن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کراچی میں عریانی کی تحریک شروع ہو گئی ہے۔ ایک چوکیدار نے دو نوجوانوں کو صبح کے وقت مادر زاد برہنہ جاتے دیکھا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ بعض نوجوان مرد اور عورتیں خفیہ طور پر اس تحریک کے اصولوں کی پیروی کرتے ہیں۔

لاہور۔ ۲۵ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ لاہور میونسپلٹی کے ۱۵ ممبروں نے صدر میونسپلٹی کے پاس ایک درخواست بھیجی ہے جس میں ان سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ ۴۸ گھنٹے کے اندر اجلاس بلائیں۔ ورنہ تمام نقصانات کے ذمہ دار وہ خود ہونگے۔

جبلپور ۲۵ اپریل آج بارہ بجے دوپہر کانگریس کمیٹی کا اجلاس ختم ہو گیا۔ قواعد و ضوابط بغیر کسی خاص تبدیلی کے پاس کر دیئے گئے۔ کمیٹی نے فیصلہ کیا۔ کہ سوشلسٹوں کی طرف سے جن قرار دادوں کے نوٹس دیئے گئے ہیں۔ انہیں صاحب صدر ناجائز قرار دیدیں۔ کانگریس کریڈ میں مختلف صوبجاتی کمیٹیوں کی طرف سے جو آراء موصول ہوئی تھیں۔ ان پر غور کرنے کا معاملہ ملتوی کر دیا گیا۔

امرت سر ۲۵ اپریل۔ یہاں گردن توڑ بخار شدت سے پھیلا ہوا ہے۔ ۶۲ کیسوں میں سے اس وقت تک ۴۸ اموات ہو چکی ہیں

لکھنؤ ۲۴ اپریل۔ یونیورسٹی کورٹ نے وائس چانسلر شپ کے لئے پھر ڈاکٹر پرانجپے کی سفارش کی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ اس دفعہ کسی مسلمان کو یہ عہدہ دینے کا ارادہ تھا۔ اس غرض سے کورٹ کے ممبران یکے بعد دیگرے تین مسلمان زعماء کے پاس گئے کہ انہیں اس عہدہ کو قبول کرنے کے لئے آمادہ کر سکیں۔ مگر کوئی بھی آمادہ نہ ہوا اس لئے مجبوراً سابق وائس چانسلر کی ہی سفارش کر دی گئی

سرینگر ۲۴ اپریل۔ حکومت کشمیر پریس ایکٹ کو زیادہ سخت بنانے کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ ڈسٹرکٹ اور سشن ججوں کی آراء طلب کی گئی ہیں۔

واشنگٹن ۲۵ اپریل۔ دنیا بھر میں عموماً اور لنڈن میں خصوصاً چاندی کے نرخوں میں اضافہ سے سٹہ باز اس امر کے منتظر ہیں۔ کہ امریکہ میں نرخ بڑھتے ہیں یا نہیں اہل امریکہ کا خیال ہے۔ کہ چونکہ "فلوٹنگ سپلائی" کی وجہ سے مانگ بہت زیادہ ہے۔ اس لئے چاندی کی قیمت ضرور بڑھے گی۔

کراچی ۲۴ اپریل لاہور سے آمدہ کسی اطلاع کی بناء پر سی۔ آئی۔ ڈی نے ریلوے سٹیشن پر ہی اس پارسل پر قبضہ کر لیا۔ جس میں اخبار زمیندار کے پرچے آئے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس پرچہ میں سانحۂ کراچی کے متعلق کوئی قابلِ اعتراض مضمون تھا۔

شملہ ۲۴ اپریل۔ برما اور چین کی حدود کے تصفیہ کے کمیشن کے ارکان کا اعلان عنقریب کر دیا جائے گا۔ مگر یہ کمیشن نومبر سے قبل اپنا کام شروع نہیں کر سکے گا۔ کیونکہ بارش کے موسم میں حدود کا تصفیہ نہیں ہو سکتا۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) اس خیال سے کہ جنگ کے موقعہ پر غنیم کے بمبار طیارے ذخائرِ حرب کو نقصان نہ پہونچا سکیں۔ سالسبری کے میدان میں زمین دوز گوداموں کا ایک جال پھیلایا جا رہا ہے۔ جن میں فوجی ذخائر محفوظ رکھے جائیں گے۔ یہ کام نہایت سرگرمی اور تیزی سے کیا جا رہا ہے۔ معماروں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ اتوار اور دوسری رخصتوں میں بھی کام کرتے رہیں۔

آسٹریلیا۔ کے ساحلی دفاع اور سڈنی کی بندرگاہ کو اور زیادہ محفوظ اور مضبوط کرنے کے لئے نارتھ ہیڈ پر جدید قلعے تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ کام اس مستعدی سے ہو رہا ہے۔ کہ چند ماہ کے اندر اندر ختم ہو جائیگا انگلستان میں نو اینچ دہانہ کی توپوں کا آرڈر دیا گیا ہے۔ جو ان جدید قلعوں پر نصب کی جائیں گی۔

لاہور ۲۵ اپریل۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب نے انجمن حمایت اسلام لاہور کی صدارت سے استعفا دیدیا ہے۔ اس استعفا کے وجوہ و اسباب کے متعلق آپ نے تاحال کوئی بیان نہیں دیا۔ سنا گیا ہے۔ کہ بعض اور ارکان بھی مستعفی ہونے والے ہیں۔

واشنگٹن ۲۴ اپریل۔ امیر البحر سٹینلے نے ایوان نمائندگان کی کمیٹی کے روبرو ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ امریکہ کا بحری بیڑہ اس قدر طاقتور نہیں۔ کہ دنیا کی کسی سلطنت سے جنگ آزما ہو سکے۔ البتہ امریکن سواحل پر غیر حکومتوں کے حملہ کے انسداد کے لئے کافی ہے۔ ایک معاہدہ مرتب ہو رہا ہے۔ اگر وہ مکمل ہو گیا۔ تو امریکہ کا بیڑہ ہر طاقت کا مقابلہ کرنے کے قابل ہو جائے گا۔

استنبول ۲۴ اپریل۔ سرحد کے پہرہ داروں اور دیہاتی ترکوں میں تصادم ہو گیا۔ جس نے خطرناک صورت اختیار کر لی۔ سرحدی پہرہ داروں نے دیہاتی ترکوں پر گولی چلا دی۔ جس سے دو ترک ہلاک اور تین شدید مجروح ہوئے۔ بلغاریہ کے مسلمانوں میں اس واقعہ سے سخت ہیجان پھیل گیا ہے۔

لنڈن ۲۴ اپریل۔ برطانیہ کلاں میں مشہور مصنف مسٹر جارج برنارڈ شاہ ان لوگوں میں سے ہیں۔ جو سلور جوبلی کی آئندہ تقاریب میں کوئی حصہ نہیں لے رہے۔ جب آپ جنوبی امریکہ کے سفر کے لئے روانہ ہونے کو تیار تھے۔ تو پریس کے نمائندہ کے سوال کے جواب میں کہا۔ کہ سلور جوبلی کی تقریب بادشاہ کی ذات سے ہی تعلق رکھتی ہے میرا اس تقریب سے کوئی تعلق نہیں۔

رنگون (بذریعہ ڈاک) یہاں کا ایک شخص حشمت حسین اسبات کا مدعی ہے کہ اسکی عمر ۱۲۵ سال...

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی۔